ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ
وفادار ہندوستان
HINDUSTAN URDU DAILY
Hyderabad - TG
حیدرآباد
Editor In Chief : M.M. Ali Khan
R. N. I. No. 62210/95

ATLAS
BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

جلد(2) شمارہ (286) 20 نومبر 2026 ۱۴۴۷ھ قیمت(1:روپئے) صفحات(08) Friday 20 November 2026

2ہزارافراد کے بیٹھنے کی گنجائش، 31مارچ تک تعمیر مکمل کرنے کی ضلع مجسٹریٹ کی سخت ہدایت

مظفرپور 18نومبر۔(نزہت جہاں) مظفرپور کے باشندوں کوجلد ہی ایک شاندار اور جدید سہولیات سے آراستہ تماشہ گاہ کی سوغات ملنے والی ہے۔ ایم آئی ٹی کے قریب 12.3 ایکڑ زمین پر تعمیر کی جارہی اس عظیم الشان عمارت میں بیک وقت تقریباً 2 ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔ ضلع مجسٹریٹ کمار گورو نے زیر تعمیر عمارت کا معائنہ کرتے ہوئے تعمیراتی کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا اور محکمۂ تعمیرات کے کارگزار انجینئر کو سخت ہدایت دی کہ ہر حال میں 31 مارچ 2027 تک تعمیراتی کام مکمل کیا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے تعمیراتی کاموں میں تیزی لانے کے ساتھ معیار کا خاص خیال رکھنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے واضح کیا کہ تعمیراتی معیار پر کسی بھی طرح کا سمجھوتہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ تماشہ گاہ جدید ترین ٹیکنالوجی اور سہولیات سے آراستہ ہوگی۔ اس کی تعمیر مکمل ہونے سے ضلع میں فن، ثقافت اور تخلیقی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا۔ اس کے علاوہ ثقافتی، تعلیمی، انتظامی اور دیگر اہم تقریبات کے انعقاد کے لیے ضلع کے باشندوں کو ایک بہترین مقام دستیاب ہوگا۔ تقریباً 12.3 ایکڑ رقبے میں تعمیر ہونے والی یہ عمارت دومنزلہ ہوگی، جس میں ایک ساتھ 2 ہزار افراد کے بیٹھنے کا انتظام



نمائش کے لیے بڑے پردے کی سہولت بھی دستیاب ہوگی۔ محکمۂ تعمیرات کے کارگزار انجینئر انجینئر ونود کمار نے ضلع مجسٹریٹ کو بتایا کہ اس عمارت کا نقشہ مقامی طرز تعمیر کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ اس کی ساخت بیضوی ہوگی اور عمارت کی مجموعی اونچائی 6.19 میٹر ہوگی۔ عمارت کی چھت فولادی ڈھانچے سے تیار کی جارہی ہے۔ مرکزی ہال کے علاوہ زیریں منزل پر نمائش گاہ، استقبالیہ، حفاظتی چوکی اور نگرانی کا کمرہ بھی بنایا جائے گا۔ ہال کی دیواروں پر آواز کو متوازن رکھنے والے خصوصی تختے لگائے جائیں گے، جبکہ فرش پر بانس کی لکڑی کا استعمال کیا جائے عمارت کی حفاظت کے لیے اعلیٰ صلاحیت والے نگرانی کے خفیہ کیمرے نصب کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ عمارت کے پچھلے حصے میں گاڑیوں کی پارکنگ اور سامنے خوبصورت باغیچہ تیار کیا جائے معائنے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ تماشہ گاہ کا تقریباً 70 فیصد تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے۔ مرکزی عمارت کی سیڑھیوں، فولادی ڈھانچے، چار دیواری، زیر زمین پانی کے ٹینک، گندے پانی کی نکاسی کے حوض اور نکاسی آب کے نظام کا کام جاری ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام کاموں کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے باقی ماندہ تعمیراتی کام مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت قابل ذکر ہے کہ اس اہم منصوبے کی تعمیر کا آغاز 2 مئی 2025 کو ہوا تھا۔ اس منصوبے کا انتظامی محکمہ بہار حکومت کا محکمۂ فن و ثقافت ہے، جبکہ تعمیراتی ذمہ داری محکمۂ تعمیرات کو سونپی گئی ہے۔ منصوبے کی نظرثانی شدہ انتظامی منظوری کا عمل بھی جاری ہے، جسے باہمی تال میل کے ساتھ جلد مکمل کرنے کی بات کہی گئی ضلع مجسٹریٹ کمار گورو نے افسران کو ہدایت دی کہ ترقیاتی منصوبوں میں تعمیراتی معیار اور مقررہ مدت میں تکمیل کو اولین ترجیح دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے منشا کے مطابق ضلع میں ترقیاتی اور عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں کو تیزی سے عملی جامہ پہنایا جارہا ہے۔

اراریہ میں کمزور طلبہ وطالبات کے لئے مفت سنکلپ سندھیا پروگرام کا ہوا آغاز

اراریہ 18نومبر۔(مشتاق احمد صدیقی) بہار حکومت کے محکمۂ تعلیم نے پسماندہ اور معاشی طور پر کمزور طلباء کے لئے ایک خصوصی پہل کرتے ہوئے تمام اضلاع میں سنکلپ سندھیا پروگرام شروع کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر صاحب عالم نے آدرش ودیالیہ سرسوتی ودیا نکیتن پلس ٹو



گرلز ہائی اسکول اراریہ میں سنکلپ سندھیا پروگرام کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ محکمۂ تعلیمات کی جانب سے یہ ایک منفرد اقدام ہے جو کہ غریب بچوں خصوصاً مالی مشکلات کا شکار بچوں کے لئے ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔ ڈی ای او صاحب عالم نے بتایا کہ یہ خصوصی پروگرام گریڈ 9، 10، 11 اور 12 کے طلباء کے لئے خصوصی کلاسز فراہم کرے گا۔ تجربہ کار اور ہنرمند اساتذہ انگریزی، ریاضی، سائنس، کمپیوٹر سائنس، اور اے آئی کی مفت تعلیم فراہم کریں گے۔ یہ پروگرام فی الحال شام 00:5 بجے سے 30:7 بجے تک چلے گا۔ صاحب عالم نے کہا کہ اس پروگرام سے بچوں کو بہت فائدہ پہنچے گا اور اسے پورے بہار میں ایک ساتھ شروع کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد تعلیم کو فروغ دینا ہے۔ تعلیم سے فخر، آئیں! سب مل کر بہار کو ایک پڑھا لکھا بہار بنائیں!، یہ خصوصی پروگرام سنکلپ سندھیا 17 نومبر سے 31 مارچ 2027 تک چلایا جارہا ہے، دلچسپی رکھنے والے طلباء اسکول یا ایجوکیشن آفس سے رابطہ کر کے یہاں داخلہ لے سکتے ہیں، یہاں تجربہ کار اور قابل اساتذہ کے ذریعے مفت تعلیم کا بندوبست ہوگا، اس خصوصی پروگرام میں سرکاری اساتذہ کے علاوہ کوئی بھی سرکاری ٹیچر اپنے بچوں کے لیے خصوصی پروگرام شروع کرسکتا ہے۔ آیئے شام کے اسکول جائیں، ہر بچہ تعلیم یافتہ ہو اور بہار ترقی کرے، ڈی ای او صاحب عالم نے جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ ہر ضلع میں کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ تین سنکلپ سندھیا سنٹر چلائے جائیں گے، انہوں نے ایسے تمام طلباء سے کہا کہ وہ اس سنٹر میں داخلہ لیں اور اس کا فائدہ اٹھائیں، اس افتتاح کے موقع پر ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر پروین یو کمار، پرنسپل سینٹر کے اساتذہ اور اساتذہ بھی موجود تھے۔ اس وقت یہ پورا پروگرام تمام اضلاع میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کی نگرانی میں منعقد کیا جائے گا۔

آپریشن مسکان سے چہروں پر لوٹی خوشی پولیس نے تقریباً20لاکھ کے 65موبائل برامد کرحقیقی مالک کے سپرد کیا



بھاگلپور 18نومبر۔(منہاج عالم) بھاگلپور پولیس نے آپریشن مسکان کے تحت ایک بار پھر لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ لوٹائی ہے۔ ضلع میں کھوئے ہوئے 65 موبائل فون برآمد کر کے ان کے اصل مالکان کے حوالے کر دیے گئے۔ بھاگلپور کے سٹی ایس پی اتولیش جھا نے اپنے دفتر میں موبائل مالکان کو ان کے گمشدہ فون سونپے۔ اس دوران سٹی ایس پی نے بتایا کہ برآمد کیے گئے 65 موبائل فونز کی تخمینہ لاگت تقریباً 20 لاکھ روپے ہے۔ پولیس کے اس اقدام سے موبائل مالکان کے چہروں پر خوشی دیکھنے کو ملی۔ وہیں موبائل واپس ملنے پر لوگوں نے بتایا کہ انہیں بالکل یقین نہیں تھا کہ ان کا کھویا ہوا موبائل کبھی واپس مل پائے گا۔ جب پولیس دفتر سے فون آیا تو کچھ دیر تک انہیں یقین ہی نہیں ہوا۔ تقریباً ڈیڑھ سال بعد اپنا کھویا ہوا موبائل واپس پا کر وہ کافی خوش ہیں۔ اپریشن مسکان کے ذریعے بھاگلپور پولیس نے ایک بار پھر ثابت کیا ہے کہ لوگوں کا کھویا ہوا سامان (یا ملکیت) واپس دلانے کے لیے پولیس مسلسل کوشاں ہے۔

24نومبر کو’گڈ گورننس ڈے نتیش سماوٴ‘ کو ایک تاریخی تقریب بنانے کے عزم کے ساتھ، اروال میں جے ڈی یو کی تنظیمی جائزہ میٹنگ اور ضلع کمیٹی کی پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا



ارول، 18 نومبر: جنتا دل (یونائیٹڈ) اروال ضلع یونٹ نے بدھ کو روہائی گاؤں میں درگا استھان کے نزدیک ایک عظیم تنظیمی جائزہ میٹنگ اور ضلع کمیٹی کی اعزازی تقریب کا انعقاد کیا۔ میٹنگ کا بنیادی مقصد 24 نومبر کو ضلع کی پنچایت اور وارڈ سطح پر منعقد ہونے والے ”گڈ گورننس ڈے نتیش سماوٴ“ پروگرام کو ایک تاریخی، عظیم الشان اور کامیاب پروگرام بنانا، اس کی تیاریوں کا جائزہ لینا، اور تنظیم کو نچلی سطح پر مزید مضبوط کرنا تھا۔ کرتھا کے ایم ایل اے عزت مآب پپو ورما نے اس تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ جے ڈی یو کے سینئر لیڈر اور اس تقریب کی ضلع انچارج شویتا وشواس، ضلع صدر اننت کمار ورما، اور ریاستی سکریٹری جتیندر پٹیل نے تقریب میں شرکت کی۔ ضلع صدر اننت کمار ورما نے تقریب کی صدارت کی، جبکہ ضلع خزانچی سبودھ کمار بھاسکر نے اسٹیج کی نظامت کی۔ کرتھا کے ایم ایل اے پپو ورما نے کہا کہ نتیش کمار کی قیادت میں بہار نے گڈ گورننس، ترقی، تعلیم، صحت، سڑک، بجلی اور سماجی انصاف کے شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ یہ سب کی ذمہ داری ہے کہ حکومت کی فلاحی اسکیموں کے فائدے معاشرے کے آخری فرد تک پہنچیں۔ انہوں نے پارٹی کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ عوام کے درمیان متحرک رہیں اور 24 نومبر کے پروگرام کو تاریخی بے ڈی یو کے سینئر لیڈر اور ضلع انچارج شویتا وشواس نے خواتین کو بااختیار بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نتیش کمار کی قیادت میں پنچایتی راج اور میونسپل اداروں میں 50 فیصد ریزرویشن کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے تاریخی اقدامات کیے گئے ہیں، ذریعہ معاش گروپس، اور تعلیم سے متعلق اسکیموں۔ انہوں نے خواتین کارکنوں کی فعال شرکت کو یقینی بنانے اور حکومت کی کامیابیوں کو ہر گھر تک پہنچانے پر زور دے ڈی یو کے ضلع صدر اننت کمار ورما نے کہا کہ تنظیم کی اصل طاقت اس کے سرشار کارکنوں میں ہے۔ ضلع سے لے کر بلاک، پنچایت اور وارڈ کی سطح تک تنظیم کو مضبوط بنانا ہماری ترجیح ہے۔

بہار کے سابق وزیر اعلیٰ اور جے ڈی یو کے قومی صدر نتیش کمار کے گڈ گورننس، ترقی اور سماجی انصاف کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ 24 نومبر کو گڈ گورننس ڈے نتیش سماوٴ صرف ایک پروگرام نہیں ہے، بلکہ عوام سے براہ راست رابطہ قائم کرنے اور حکومت کی کامیابیوں کو عوام تک پہنچانے کا ایک اہم موقع ہے۔ اس تقریب کو تاریخی بنانے کے لیے تمام کارکنان مکمل اتحاد اور لگن سے اکٹھے ہو جے ڈی یو کے ریاستی سکریٹری جتیندر پٹیل نے کہا کہ کسی بھی سیاسی تنظیم کی طاقت کا انحصار بوتھ، پنچایت اور وارڈ کی سطح پر کارکنوں کی فعال شرکت پر ہوتا ہے۔ انہوں نے حکومت کے ترقیاتی منصوبوں اور کامیابیوں کو عوام تک پہنچانے اور عام لوگوں کے مسائل کو مناسب فورم تک پہنچانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے تمام کارکنوں سے 24 نومبر کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے مل کر کام کرنے کی اپیل بھی میٹنگ کے دوران 24 نومبر کو آنے والے گڈ گورننس ڈے نتیش سماوٴ کی تیاریوں کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا۔ پنچایت اور وارڈ کی سطح پر عوامی رابطہ مہم کو تیز کرنے، زیادہ سے زیادہ عوام کی شرکت کو یقینی بنانے اور اس تقریب کو تاریخی بنانے کے لیے تنظیمی تال میل کو یقینی بنانے کے لیے ضروری رہنما خطوط فراہم کیے اس موقع پر اروال ضلع بے ڈی یو کمیٹی کی توسیع بھی کی گئی۔ توسیع شدہ ضلعی کمیٹی کے تمام ممبران کو کپڑوں سے نوازا گیا۔

زمین کے تنازع پر پرتشدد تصادم میں خاتون سمیت چار افراد شدید زخمی

سمستی پور 18نومبر (فیروز عالم) سمستی پور: مفصل تھانہ علاقہ کے تحت واقع وارڈ نمبر 39 موہن پور محلہ میں بدھ کی صبح زمین کے تنازعہ پر دو گروپوں کے درمیان پرتشدد تصادم ہوا۔ چار پانچ مسلح افراد نے ایک خاندان پر حملہ کیا۔ تشدد میں ایک ہی خاندان کے چار افراد شدید زخمی ہو گئے۔ مقامی لوگوں کی مدد سے تمام زخمیوں کو صدر اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹروں نے نوجوان کو تشویشناک حالت کے پیش نظر اعلیٰ مرکز میں ریفر کر دیا۔ زخمیوں کی شناخت موہن پور وارڈ 39 کے رہائشی رام بابو رائے کی بیوی شیل دیوی اور ان کے 18 سالہ بیٹے ہریتھک کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ بٹوکمار، دیو چندر رائے کا 13 سالہ بیٹا، جیتوار پور وارڈ 17 کے ساکن؛ اور شمبھو رائے کا 15 سالہ بیٹا گورو کمار۔ ہریتھک کمار نے بتایا کہ وہ جمعرات کی صبح اپنے گھر کے پیچھے نجی زمین پر آلو بو رہے تھے۔ اسی دوران چار یا پانچ افراد ہتھیاروں سے لیس آئے اور ان پر حملہ کر دیا۔ ہنگامہ سن کر اس کی والدہ اور رشتہ دار مداخلت کے لیے پہنچ گئے لیکن حملہ آوروں نے ان پر بھی حملہ کیا۔ زخمی فریق کا الزام ہے کہ کچھ لوگ ان کی نجی زمین پر زبردستی قبضہ کرنے اور ان کی جائیداد ہتھیانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ حملہ اسی تنازعہ سے ہوا۔ ادھر مفصل تھانے کی پولیس نے اطلاع ملنے پر پہنچ کر معاملے کی چھان بین شروع کر دی ہے۔

گنگوارہ صدر اسپتال میں کینسر کے خصوصی علاج کی سہولت، کابینہ کی منظوری

دربھنگہ 18نومبر۔(فضا امام): بہار کے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی صدارت میں منعقدہ ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں دربھنگہ کے گنگوارہ واقع صدر اسپتال کیمپس میں سر اور گردن کے کینسر کے علاج کے لیے خصوصی اسپتال قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس اسپتال کا انتظام مظفر پور واقع ہومی بھابھا کینسر اسپتال اینڈ ریسرچ سینٹر کے ذریعے کیا جائے گا۔ اس فیصلے سے دربھنگہ سمیت شمالی بہار کے کئی اضلاع کے کینسر مریضوں کو اپنے ہی علاقے میں خصوصی علاج کی سہولت میسر آنے کی امید ہے۔ وزیر اعلیٰ سمرت چودھری نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کابینہ کے اس فیصلے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ کینسر کے مریضوں کے لیے یہ ایک بڑی راحت ہے۔ دربھنگہ میں سر اور گردن کے کینسر کے علاج کے لیے بہتر طبی سہولیات دستیاب ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے ہر شہری کو قابل رسائی اور معیاری طبی سہولیات فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ واضح رہے کہ گنگوارہ میں ہومی بھابھا کینسر اسپتال کا افتتاح 23 جنوری 2025 کو اس وقت کے وزیر صحت منگل پانڈے نے کیا تھا۔ 100 بستروں پر مشتمل یہ اسپتال بہار حکومت کے تعاون سے ہومی بھابھا کینسر اسپتال اینڈ ریسرچ سینٹر، مظفر پور کے ایک یونٹ کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔ یہاں منہ، سر اور گردن کے کینسر سے متعلق علاج، اسکریننگ، جانچ اور ڈے کیئر کیموتھراپی سمیت متعدد طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس اسپتال سے دربھنگہ کے علاوہ مدھوبنی، سمستی پور، سیتامڑھی، سیوہر، سہرسہ اور مدھے پورہ سمیت شمالی بہار کے دیگر اضلاع کے مریضوں کو بھی فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ اب تک ان علاقوں کے متعدد مریضوں کو کینسر کے خصوصی علاج کے لیے پٹنہ، مظفر پور، دہلی اور ممبئی جیسے بڑے شہروں کا رخ کرنا پڑتا تھا۔

چھٹ کے بعد ٹرینوں میں بھیڑ، منشیات فروش گروہ بھی سرگرم

سمستی پور 18نومبر (فیروز عالم) سمستی پور: ریلوے ڈویژن کے 15 اسٹیشنوں پر ہولڈنگ ایریاز بنائے گئے، 500 سے زیادہ مسافروں کے بیٹھنے کا چھٹ تہوار کی تکمیل کے بعد، ٹرینوں میں اب



دیگر ریاستوں میں کام پر واپس آنے والے مسافروں کی بھیڑ ہے۔ دہلی اور پنجاب جانے والی ریگولر ٹرینوں میں ٹکٹ دستیاب نہیں ہیں۔ اس دوران خصوصی ٹرینیں بھی مسافروں سے بھری ہوئی ہیں۔ سمستی پور جنکشن پر مسافروں کی تعداد میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ بڑھتے ہوئے ہجوم کے جواب میں، ریلوے انتظامیہ نے بھیڑ پر قابو پانے کے اقدامات نافذ کیے ہیں، جب کہ RPF نے ٹرینوں میں منشیات فروش گروہوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے جواب میں ایک بیداری مہم شروع کی ہے۔ اسٹیشن پلیٹ فارم اور ٹرینوں میں مسافروں میں پمفلٹ تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ مسافروں کو مشورہ دیا جا رہا ہے کہ وہ منشیات کی سمگلنگ کرنے والے گروہوں کے خلاف ہوشیار رہیں، اجنبیوں سے کھانے پینے کی اشیاء نہ لیں اور اپنے سامان کی حفاظت کریں۔ مزید برآں، وہ غیر ضروری زنجیر کھینچنے سے بچنے اور چین چھیننے سے بچنے کے طریقوں کے بارے میں بھی مشورہ دے رہے ہیں۔ خواتین مسافروں کے خلاف ہراساں کیے جانے یا کسی بھی مشکوک سرگرمی کی صورت میں، ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ریلوے ہیلپ لائن نمبر 139 پر اس کی اطلاع دیں۔ RPF اہلکار مسافروں کو پمفلٹ بھی پڑھ رہے ہیں تاکہ وہ اہم حفاظتی احتیاطی تدابیر کو سمجھ سکیں۔ ٹرین کی آمد و رفت میں اچانک اضافے سے پلیٹ فارم پر مسافروں کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ اس کے جواب میں سمستی پور ریلوے ڈویژن انتظامیہ نے سمستی پور سمیت ڈویژن کے 15 اسٹیشنوں پر ہولڈنگ ایریاز بنائے ہیں۔ ان علاقوں میں ایک وقت میں 500 سے زیادہ مسافروں کو ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔ ریلوے مسافروں سے ٹرین کی آمد کے اوقات سے پہلے اسٹیشن پر پہنچنے اور ہولڈنگ ایریاز میں بیٹھنے کے لیے بار بار اعلانات کر رہا ہے۔ ٹرین کی آمد کا اعلان ہونے کے بعد ہی انہیں متعلقہ پلیٹ فارم پر جانا چاہیے۔ اس سے پلیٹ فارم پر غیر ضروری ہجوم کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی۔ مسافروں کی سہولت کے لیے سمستی پور جنکشن کے ہولڈنگ ایریا میں ایک اضافی ٹکٹ کاؤنٹر کھولا گیا ہے جہاں سے مسافر کسی بھی ٹرین کے لیے جنرل ٹکٹ خرید سکتے ہیں۔ اس سے باقاعدہ ٹکٹ کاؤنٹرز پر بھیڑ کے دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ سمستی پور ریلوے ڈویژن کے ڈی آر ایم جیوتی پرکاش مشرا نے کہا کہ چھٹ کے بعد ٹرینوں میں مسافروں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ بھیڑ کو کنٹرول کرنے کے لیے ریلوے انتظامیہ یادہ اسپیشل ٹرینیں چلا رہی ہے۔

بھارت اور آذربائیجان نے ثقافتی تعاون کو مزید گہرا کرنے کے لیے نئے امکانات تلاش کئے

باکو۔18نومبر۔ایم این این۔آذربائیجان میں تعینات بھارتی سفیر، ابھے کمار نے منگل گیا۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق، ملاقات کے آغاز میں وزیر نے آذربائیجان ممالک کے درمیان موجود مضبوط تاریخی اور تہذیبی روابط پر استوار ہے۔ دونوں فریقین امکانات کا جائزہ لیا، جس میں اس کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت کو اجاگر کرنا بھی شامل ہے۔



کے روز آذربائیجان کے وزیر ثقافت، عادل کریملی سے ملاقات کی، جس میں دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی تعاون کو مزید مستحکم کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا میں سفیر کی تعیناتی پر انہیں مبارکباد دی اور ان کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بات چیت کا مرکز ثقافتی تعلقات کو مزید گہرا کرنا تھا، جس کی بنیاد دونوں نے آتش گاہ جسے مہا جوالا دیوی مندر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے کی بھارتی سیاحوں اور زائرین کے درمیان دیرینہ مقبولیت پر گفتگو کی اور اس کی مزید تشہیر کے دونوں ممالک میں سیاحت کے فروغ اور عوام کے مابین روابط میں اضافے پر بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ بھارتی وزارت خارجہ کے مطابق، باکو کے نواح میں واقع آتش گاہ 18ویں صدی کا ایک یادگار مقام ہے، جس کی تاریخ کہیں زیادہ قدیم ہے اور اس کی دیواروں پر دیوناگری اور گرمکھی رسم الخط میں تحریریں موجود ہیں۔

یہ ان تجارتی روابط کا ایک زندہ ثبوت ہے جو شاہراہ ریشم کے ذریعے یورپ جانے والے بھارتی تاجروں کے آذربائیجان کے شہروں، جیسے کہ باکو اور گنجا میں قائم تھے۔ آذربائیجان میں بھارتی سینما کی میراث اور بڑھتی ہوئی مقبولیت کو تسلیم کرتے ہوئے، دونوں فریقین نے فلم سازی کے شعبے میں وسیع تر تعاون کے مواقع تلاش کیے، جن میں مشترکہ فلم سازی اور متعلقہ ضوابط و قوانین کو ہموار بنانا شامل ہے۔ پریس ریلیز کے مطابق، بات چیت میں ثقافتی ایام اور تہواروں کا انعقاد، موسیقی اور فنون لطیفہ کے شعبوں میں تبادلے، نیز ادب، کتابوں کی نمائشوں، ترجمے اور تعلیمی اقدامات میں تعاون پر بھی غور کیا گیا، جس کا مقصد باہمی افہام و تفہیم اور ثقافتی قدردانی کو فروغ دینا ہے۔ دونوں فریقین نے کثیر الجہتی پلیٹ فارمز پر تعاون کو مضبوط بنانے کے حوالے سے بھی تبادلہ خیال کیا۔

بھارت۔جاپان شراکت داری آزاد، کھلے ہند۔ بحرالکاہل کی تشکیل میں ناگزیر ہے: جے شنکر

نئی دہلی، 18 نومبر۔ایم این این۔وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے نئی دہلی میں حال ہی میں ختم ہونے والے 9ویں انڈیا۔جاپان انڈو پیسیفک فورم میں ایک ویڈیو پیغام دیا، جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ دوطرفہ خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری اعتماد اور خیر سگالی پر مبنی ہے، اور مشترکہ حکمت عملی سے جڑی ہوئی ہے۔" 9 واں انڈیا۔جاپان انڈو پیسفک فورم 16-17 نومبر 2026 کو نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ دہلی پالیسی گروپ اور جاپان انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز کی مشترکہ میزبانی میں، ٹریک 1. 5 ڈائیلاگ نے دوطرفہ کوآرڈینیشن کو مضبوط بنانے کے لیے دونوں ممالک کے سرکاری حکام، سفارت کاروں اور اسٹریٹجک ماہرین کو اکٹھا کیا۔ دو طرفہ تعلقات کو پروان چڑھانے کے لیے منتظمین کی تعریف کرتے ہوئے، جے شنکر نے کہا کہ یہ شراکت داری امن، استحکام اور اقتصادی خوشحالی میں اہم کردار ادا کرتی ہے نہ صرف ہماری دو قوموں کے لیے، بلکہ پوری دنیا کے لیے۔"دو بڑی ایشیائی جمہوریتوں اور سمندری ممالک کے طور پر، انہوں نے کہا کہ "ہم ایک آزاد، کھلے اور قواعد پر مبنی ہند۔بحرالکاہل کی تشکیل کے لیے ناگزیر ہیں، جبکہ ہند۔بحرالکاہل کے سمندروں کے اقدام اور ویژن مہاساگر پر مشترکہ تعاون کو اجاگر کیا۔

اقتصادی ہم آہنگی پر زور دیتے ہوئے، جے شنکر نے تبصرہ کیا کہ "جاپان کی مینوفیکچرنگ کی مہارت اور جدید ٹیکنالوجیز ہندوستان کی کاروباری حرکیات، پیمانے اور ہنر کے ساتھ اچھی طرح سے جوڑتی ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ جاپان قومی ترقی کے اہداف میں تعاون کرنے والا ایک اہم غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری کا شراکت دار ہے، جبکہ ہندوستان کی مستحکم اقتصادی ترقی جاپانی کاروباروں کو "میک ان انڈیا اور دنیا کے لیے بنائے" کا موقع فراہم کرتی ہے۔ جغرافیائی سیاسی حقائق سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر خارجہ نے نوٹ کیا کہ دونوں ممالک لچکدار عالمی سپلائی چین کی تعمیر اور بنیادی ڈھانچے کے چیلنجوں سے نمٹنے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ جولائی میں وزیر اعظم سانائے تاکائچی کے دورہ ہندوستان کے دوران دوطرفہ تعاون کی خواہش کو کم سمجھا گیا تھا۔ آگے دیکھتے ہوئے، جے شنکر نے اعلان کیا کہ 2027 سفارتی تعلقات کی 75 ویں سالگرہ منائے گا اور یادگاری سرگرمیوں کے مرکز میں نوجوانوں کے ساتھ "مشترکہ افق کے ہندوستان۔جاپان سال" کے طور پر منایا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ اگلے سال آنجہانی وزیر اعظم شنزو آبے کے وژن کے 20 سال مکمل ہوں گے، جنہوں نے جیو اسٹریٹجک تعمیر کے طور پر ہند۔بحرالکاہل کے کلیدی ڈرائیور کے طور پر خدمات انجام دیں۔

مصنوعی ذہانت کی عالمی دوڑ میں بھارت کا بڑا اقدم امریکہ سمیت 10 ممالک کا اہم معاہدہ

سان فرانسسکو۔18نومبر۔ایم این این۔ بھارت اور آسٹریلیا سمیت دنیا کے 10 اہم ممالک نے مصنوعی ذہانت (اے آئی)، سیمی کنڈکٹرز اور اہم ٹیکنالوجی کی عالمی سپلائی چین کو محفوظ بنانے کے لیے امریکہ کی قیادت میں سان فرانسسکو اعلامیے پر دستخط کیے ہیں۔ اس اقدام کو جدید ٹیکنالوجی اور اقتصادی سلامتی کے میدان میں بین الاقوامی تعاون کی اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ برائے اقتصادی امور جیکب ہیلبرگ کی میزبانی میں منعقدہ اجلاس میں بھارت، امریکہ، آسٹریلیا، اسرائیل، جاپان، جنوبی کوریا، قطر، سنگاپور، متحدہ عرب امارات اور برطانیہ نے اعلامیے کی حمایت کی۔ یہ معاہدہ امریکی قیادت میں قائم پیکس سلیکا اقدام کا حصہ ہے، جس کا مقصد قابل اعتماد ممالک کے درمیان مصنوعی ذہانت، جدید چپس، اہم معدنیات اور ٹیکنالوجی کی تیاری میں تعاون مضبوط بنانا ہے۔ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ اقتصادی سلامتی قومی سلامتی کا بنیادی ستون ہے اور جدید ٹیکنالوجی پر چند ممالک یا محدود سپلائی چینز کا غیر معمولی انحصار مستقبل میں سنگین خطرات پیدا کر سکتا ہے۔ معاہدے کے تحت حساس ٹیکنالوجی، سیمی کنڈکٹرز، نایاب معدنیات، توانائی، مواصلاتی نظام، بندرگاہوں اور ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے کو غیر مجاز رسائی، چوری اور ممکنہ رکاوٹوں سے محفوظ بنانے پر توجہ دی جائے گی۔ شریک ممالک نے پانچ خصوصی ورکنگ گروپس قائم کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے، جو مصنوعی ذہانت کے استعمال، جدید ٹیکنالوجی کی ترقی، محفوظ سپلائی چینز اور تکنیکی سلامتی کے شعبوں میں مشترکہ حکمت عملی تیار کریں گے۔ بھارت کے لیے یہ اقدام خصوصی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ملک سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ، الیکٹرانکس اور مصنوعی ذہانت کے شعبوں میں اپنی صلاحیتیں تیزی سے بڑھا رہا ہے۔ اس تعاون سے بھارتی صنعتوں کے لیے بین الاقوامی شراکت داری اور جدید ٹیکنالوجی تک رسائی کے نئے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب امریکہ اور چین کے درمیان مصنوعی ذہانت، جدید چپس اور اہم معدنیات پر عالمی بالادستی کی مسابقت مسلسل بڑھ رہی ہے۔

امارت اسلامیہ کے قائد کا کابل کانفرنس کے دوران اتحاد کی اپیل

کابل۔18نومبر۔ایم این این۔امارت اسلامیہ کے قائد کے فرمان کے اثرات اور اثرات کا جائزہ لینے والی سائنسی کانفرنس کے دوسرے دن امارت اسلامیہ کے رہنما شیخ ہیبت اللہ اخندزادہ کابل پہنچے اور اجتماع سے خطاب کیا۔ کانفرنس کے شرکاء نے امارت اسلامیہ کے قائد کو"شیخ الاسلام" کا خطاب دیا۔ امارت اسلامیہ کے رہنما نے اپنی تقریر کے دوران لوگوں کے درمیان اتحاد اور یکجہتی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ایک امیر کی موجودگی اسلامی شریعت کے نفاذ کو یقینی بناتی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ لوگوں کو امارت اسلامیہ کی اصل نوعیت سے آشنا ہونا چاہیے۔ امارت اسلامیہ کے رہنما شیخ ہیبت اللہ اخندزادہ نے کہا کہ امیر المومنین، مسلمانوں کے امام، اسلام کے خلیفہ، یا سلطان کے فرائض کیا ہیں؟ امیر المومنین کے مسلمانوں پر کیا حقوق ہیں، اور امیر المومنین پر مسلمانوں کے کیا حقوق ہیں؟ یہ عالم دین کی ذمہ داری کے بارے میں بتانا ہے؟ امارت اسلامیہ کے رہنما نے یہ بھی کہا کہ افغانستان کی سرزمین کا ایک انچ بھی اب دوسروں کے کنٹرول میں نہیں ہے اور امارت اسلامیہ کا قیام اس کے خاتمے کے بعد عمل میں آیا جسے انہوں نے "فتنہ" قرار دیا۔ انہوں نے بیرون ملک مقیم افغانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ ملک واپس آئیں اور اقتدار حاصل کرنے کے لیے لڑائی سے گریز کریں۔ شیخ ہیبت اللہ اخندزادہ نے کہا کہ انہیں اب بھی معافی دی گئی ہے۔ واپس آکر اپنی زندگی جاری رکھیں۔ اگر آپ حکومت میں کوئی عہدہ چاہتے ہیں، کوئی نشست یا کوئی اور چیز، یہ آپ کی صلاحیتوں پر منحصر ہے، اگر آپ کے پاس ضروری اہلیت ہے تو ہم آپ کو دیں گے۔"بعض شرکاء نے معاشرے میں قوانین کے مکمل نفاذ پر بھی زور دیا، ان کا کہنا تھا کہ نظام کی کامیابی کا دارومدار عوام اور خدا دونوں کے اطمینان پر ہے۔ ہرات کے گورنر، نور احمد اسلامجر نے کہا:"اگر ہم اطمینان کی یہ دو صورتیں کھو دیتے ہیں، چاہے پوری دنیا ہمیں پہچان لے، ہم حقیقی معنوں میں پہچان اور اعتبار سے لطف اندوز نہیں ہوں گے۔" انتظامی امور کے ڈائریکٹر جنرل نے امارت اسلامیہ کی کامیابیوں کا بھی خاکہ پیش کیا، جن میں تقسیم کو روکنا، مرکزی انتظامیہ کا قیام، جبر کو روکنے کے لیے فوجی عدالتوں کا قیام، خواتین کے خلاف ناانصافی کو روکنے اور شریعت کے تحت ان کے حقوق تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرنا شامل ہیں۔ انتظامی امور کے ڈائریکٹر جنرل، نور الحق انور نے کہا مجھے یاد ہے کہ امارت اسلامیہ کے اقتدار میں آنے سے پہلے یہاں کی صورتحال کیسی تھی، کیونکہ صرف وہی لوگ نعمت کی قدر کرتے ہیں جنہوں نے مشکلات کا سامنا کیا ہو۔ اس چار روزہ کانفرنس کا انعقاد امارت اسلامیہ کے قائد کے فرامین کی مختلف جہتوں کا جائزہ لینے کے لیے کیا گیا ہے، جس میں مذہبی، سیاسی، سماجی، اقتصادی اور ثقافتی پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔

پاکستان میں سیاسی نظام جان بوجھ کو تباہ کیا جا رہا ہے: بلاول بھٹو

کراچی۔18نومبر۔ایم این این۔ پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے منگل کے روز ملکی اداروں پر اعتماد بحال کرنے کے لیے 'سیاسی بحالی' کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ سیاسی نظام اپنے طور پر نہیں گرا بلکہ اسے جان بوجھ کر ختم کیا گیا ہے۔ کراچی پریس کلب میں خطاب کرتے ہوئے، پی پی پی کے رہنما نے کہا، نظام کو دوبارہ ترتیب دینے کی ضرورت ہے، لیکن یہ ایک سیاسی ری سیٹ ہونا چاہیے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سیاست دانوں کو، عوام کے منتخب نمائندوں کے طور پر، اس عمل میں حصہ لینا چاہیے تاکہ ملک کے بنیادی مسائل کو حل کیا جا سکے۔ بلاول نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ "نظام خود نہیں ٹوٹا، اسے گرنے کے لیے بنایا گیا، میں بھی اس کا ذمہ دار ہوں، ہر انسان غلطیاں کرتا ہے، اور ایک وقت آتا ہے جب ان غلطیوں کو سدھارنا ضروری ہے"۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ سیاسی قوتیں عوام کو درپیش اہم مسائل کو حل کرنے کے بجائے تقسیم پیدا کرنے پر زیادہ توجہ مرکوز کرتی نظر آئیں۔ "سیاستدان عوام کو درپیش مسائل کے علاوہ ہر چیز کے بارے میں بات کر رہے ہیں"۔ انہوں نے منتخب نمائندوں کو ان کے سپرد کی گئی ذمہ داریوں کو یاد دلانے کی ضرورت پر زور دیا۔ بلاول نے مشاہدہ کیا کہ اگرچہ وسیع پیمانے پر یہ تسلیم کیا جا رہا ہے کہ نظام گر گیا ہے، لیکن اس کی ناکامی کی وجوہات کو سمجھنے پر بہت کم توجہ دی جا رہی ہے۔ انہوں نے برقرار رکھا کہ نظام کی اصلاح کے لیے کسی بھی بامعنی کوشش میں سیاسی اسٹیک ہولڈرز، خاص طور پر منتخب نمائندوں کو شامل ہونا چاہیے، بجائے اس کے کہ ان کی شرکت کے بغیر اس کا پیچھا کیا جائے۔ ملک کے اہم اداروں کی ناکامی کا اعادہ کرتے ہوئے، انہوں نے خاکہ پیش کیا" چاہے وہ پارلیمنٹ ہو، الیکشن کمیشن، عدلیہ یا میڈیا، ان اداروں کو تباہ کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔" انہوں نے ادارہ جاتی کمزوریوں اور اصلاحی اقدامات پر ایک جامع بحث کی ضرورت پر زور دیا، جس کا آغاز عوامی اعتماد کی بحالی سے ہو، جسے وہ سیاسی بحالی کے لیے پہلی شرط سمجھتے ہیں۔ 'کسی بھی پارلیمنٹ میں سب سے زیادہ محب وطن کام اپوزیشن کا کام ہے' پارلیمنٹ کو ریاست کا کلیدی ستون قرار دیتے ہوئے، بلاول نے اپوزیشن رہنماؤں کی وفاداری پر سوال اٹھانے پر حکومت کی سرزنش کرتے ہوئے کہا، 'کسی بھی پارلیمنٹ میں سب سے زیادہ محب وطن کام اپوزیشن کا کام ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پارلیمنٹ کے اندر اظہار رائے کی آزادی ہونی چاہیے۔ اگر ہم واقعی نظام کو دوبارہ ترتیب دینا چاہتے ہیں، تو تبدیلی کا آغاز پارلیمنٹ سے ہونا چاہیے، جو اس وقت اپوزیشن لیڈروں کو مکمل طور پر عدم اعتماد کا مشاہدہ کر رہی ہے، اور ان کے پاس اس کی حقیقی وجوہات ہیں۔ انہوں نے حکمران حلقوں سے مطالبہ کیا کہ وہ حکومت پر اپوزیشن کا اعتماد بحال کریں۔

بلوچستان کے عوام محرومیوں کا شکار، بڑی سیاسی جماعتیں بھی ذمہ دار ہیں: ڈاکٹر مالک بلوچ

بلوچستان۔18نومبر۔ایم این این۔ بلوچستان کے مرکزی شہر کوئٹہ میں پی ایف یو جے کی احتجاجی تحریک کے سلسلے میں منعقدہ گول میز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نیشنل پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے کہا ہے کہ صحافی برادری کو درپیش مسائل کے حل کے لیے آواز بلند کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ صحافیوں کے مسائل سے متعلق قرارداد پیش کی جائے گی اور وہ اس قرارداد کو سینیٹ میں بھی پیش کریں گے تاکہ صحافیوں کے حقوق اور آزادی صحافت کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات کیے جا سکیں۔ ڈاکٹر مالک بلوچ نے کہا کہ اس ملک میں سماجی اصولوں اور جمہوری اقدار کی راہ میں آمروں نے رکاوٹیں کھڑی کیں۔ ہر سماج کے اپنے قوانین اور اصول ہوتے ہیں، لیکن بدقسمتی سے پاکستان کی دس فیصد اشرافیہ پورے ملک کے فیصلے کر رہی ہے، جبکہ عام عوام بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہیں۔ انہوں نے بلوچستان کی صورتحال پر بات کرتے ہوئے کہا کہ صوبے کے عوام اس قدر محرومیوں کا شکار ہیں کہ انہیں روٹی کے ساتھ اچار کھانے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ عوام کی ان محرومیوں کی ذمہ داری بڑی سیاسی جماعتوں پر بھی عائد ہوتی ہے، جنہوں نے عوامی مسائل کے حل کے بجائے اپنے سیاسی مفادات کو ترجیح دی۔ ڈاکٹر مالک بلوچ کا کہنا تھا کہ آج مولانا فضل الرحمان جیسے قابل احترام سیاسی رہنما کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، وہ افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے مارشل لا کے ادوار میں بھی ایسے حالات نہیں دیکھے۔ ماضی میں ہم مرکز کے خلاف احتجاجی جلوس نکالتے تھے اور کھل کر اختلاف رائے کا اظہار کرتے تھے، لیکن آج کسی کے خلاف بات کرنے پر پچاس پچاس شوکاز نوٹس موصول ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر عوام کو ووٹ کا حق نہیں دیا جائے گا تو پھر انہیں کیا دیا جائے گا؟ حالات یہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ لوگ اپنے گھروں تک جانے سے قاصر ہیں۔

سوئس ایلچی کا 'مستحکم افغانستان' کے لیے علاقائی تعاون پر زور

اسلام آباد۔ 18/ نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں سوئس سفیر نے ناروے کے سفیر اور برطانیہ کے خصوصی نمائندہ برائے افغانستان سے مشترکہ ملاقات میں افغانستان کی صورتحال اور ملک میں ہونے والی پیش رفت کے علاقائی مضمرات پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ ملاقات اسلام آباد میں ہوئی، جہاں پاکستان میں سوئس سفیر سٹیفن ری نے کہا کہ شرکاء نے افغانستان میں ہونے والی پیش رفت اور ان کے علاقائی اثرات پر تبادلہ خیال کیا۔ رے نے مزید کہا کہ ایک مستحکم افغانستان خطے کے تمام ممالک کے مفاد میں ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے بین الاقوامی برادری کی مستقل شمولیت، بین الاقوامی شراکت داروں کے درمیان قریبی ہم آہنگی اور علاقائی ممالک کے ساتھ مسلسل بات چیت کی ضرورت ہے۔ اسٹیفن ری، سوئس سفیر نے کہا کہا ایک مستحکم افغانستان خطے کے تمام ممالک کے مفاد میں ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مستقل بین الاقوامی مشغولیت، شراکت داروں کے درمیان قریبی ہم آہنگی، اور خطے کے ممالک کے ساتھ مسلسل بات چیت کی ضرورت ہے۔"ایک عسکری تجزیہ کار، صادق شنواری نے کہا کہا گر یورپی ممالک چاہتے ہیں کہ افغانستان ایک مستحکم ملک ہو جو خطے سے باہر کے ممالک کے لیے کوئی خطرہ نہ ہو۔

وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ شومن سیکیورٹی فورم میں شرکت کے لیے برسلز پہنچ گئے

برسلز۔18نومبر۔ایم این این۔مرکزی وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ بدھ کے روز شومن سیکیورٹی اینڈ ڈیفنس فورم 2026 میں شرکت کے لیے برسلز پہنچ گئے۔ بیلجیم اور یورپی یونین میں تعینات بھارتی سفیر پرنے ورما نے ہوائی اڈے پر وزیر موصوف کا استقبال کیا۔ وزارت دفاع کے ڈائریکٹوریٹ آف پبلک ریلیشنز نے اپنے دورے کی تفصیلات شیئر کرتے ہوئے ایکس پر لکھا،"وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ شومن سیکیورٹی اینڈ ڈیفنس فورم میں شرکت کے لیے برسلز پہنچ گئے ہیں۔ بیلجیم اور یورپی یونین میں بھارت کے سفیر پرنے ورما نے ان کا استقبال کیا۔"مزید کہا گیا کہ"یہ دورہ یورپی یونین کے ساتھ بھارت کے بڑھتے ہوئے دفاعی اور اسٹریٹجک تعاون کی عکاسی کرتا ہے، جو جنوری 2026 میں انڈیا-یورپی یونین اسٹریٹجک اینڈ ڈیفنس پارٹنرشپ معاہدے پر دستخط کے بعد مزید مستحکم ہوا ہے۔"اس سے قبل، زیورخ ہوائی اڈے پر اپنے مختصر قیام (ٹرانزٹ (کے دوران، سنجے سیٹھ کا استقبال سوئٹزرلینڈ میں بھارتی سفارت خانے کے سیکنڈ سیکریٹری (قونصلر، ثقافت اور تارکین وطن امور) اور سینٹرل پبلک انفارمیشن آفیسر راجندر چودھری نے کیا۔ سوئٹزرلینڈ میں بھارتی سفارت خانے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ کا زیورخ ہوائی اڈے پر ٹرانزٹ کے دوران سیکنڈ سیکرٹری راجندر چودھری نے پرتپاک استقبال کیا۔ وہ شومن سیکیورٹی اینڈ ڈیفنس فورم 2026 میں شرکت کے لیے برسلز جا رہے تھے۔

بھارتی سیمنٹ سیکٹر پیداواری صلاحیت میں اضافے کے منصوبوں پر 75,000 روڑ روپے کی سرمایہ کاری کرے گا

نئی دہلی۔18نومبر۔ایم این این۔کریسلکی ایک رپورٹ کے مطابق، بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر، بھارتی سیمنٹ مینوفیکچررز کی جانب سے رواں اور آئندہ مالی سالوں کے دوران اپنی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے لیے تقریباً 000,75 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری متوقع ہے۔ کریسل کے مطابق، سیمنٹ مینوفیکچررز نے گزشتہ چند سالوں کے دوران اپنی پیداواری صلاحیت میں مسلسل اضافہ کیا ہے۔ گزشتہ دو مالی سالوں میں 84 ملین ٹن سالانہ کی اضافی صلاحیت شامل کی گئی ہے، جس سے 31 مارچ 2026 تک صنعت کی کل نصب شدہ صلاحیت 718 ملین ٹن سالانہ تک پہنچ جائے گی۔ کریسل نے مزید بتایا کہ"بقیہ سرمایہ کاری گرین انرجی (ماحول دوست توانائی) کے منصوبوں، کارکردگی بڑھانے کے اقدامات اور معمول کی دیکھ بھال پر خرچ کی جائے گی۔ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ گرین انرجی میں سرمایہ کاری سیمنٹ مینوفیکچررز کے لیے ایک"اہم ساختی فائدہ" بن کر ابھر رہی ہے اور اس سے کاروباری منافع میں بہتری متوقع ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ"قابل تجدید توانائی کے ذرائع سے ہی اس شعبے کی بجلی کی تقریباً 40 فیصد ضروریات پوری کر رہے ہیں، اور توقع ہے کہ اگلے مالی سال تک یہ حصہ بڑھ کر تقریباً 50 فیصد ہو جائے گا۔ تاہم، منصوبہ بند سرمایہ کاری اور قابل تجدید توانائی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے باوجود، پیداواری لاگت میں اضافے کی وجہ سے اس شعبے کو قلیل مدت میں منافع کے حوالے سے دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ کریسل کے مطابق، کاروباری منافع، جو مالی سال 2026 میں تقریباً 980 روپے فی ٹن تھا، اس کے رواں مالی سال میں کم ہو کر 875 سے 900 روپے فی ٹن رہ جانے کا امکان ہے۔ رپورٹ میں اس دباؤ کی بڑی وجہ مغربی ایشیا (مشرق وسطیٰ) میں جاری تنازعے کے بعد ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ قرار دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے توانائی کے اہم ذرائع کی لاگت بڑھ گئی ہے۔ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران، پیٹ کوک اور بین الاقوامی کوئلے کی قیمتوں میں گزشتہ سال کے مقابلے میں اوسطاً تقریباً 35 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ اس کے نتیجے میں، بجلی اور ایندھن کی لاگت جو سیمنٹ مینوفیکچررز کے کل اخراجات کا ایک چوتھائی سے زیادہ حصہ بنتی ہے میں گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں 100 سے 125 روپے فی ٹن (یعنی تقریباً 10 فیصد) کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ سیمنٹ بنانے والوں کی طرف سے قیمتوں میں کیلیبریٹڈ اضافے کو جزوی طور پر اس اثر کو پورا کرنا چاہیے، اس مالی سال میں کموڈٹی کی قیمتوں کی توقع سے زیادہ تیزی سے معمول پر آنے سے ہمارے منافع کے تخمینے میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس نے کہا،"قریبی مدت کے منافع کے دباؤ میں نرمی سے پہلے اس مالی سال میں لیوریج کو پانچ سال کی بلند ترین سطح تک بڑھانا"۔ آگے دیکھتے ہوئے، کریسل کو توقع ہے کہ مالی سال 2028 میں منافع تقریباً 970 روپے فی ٹن کی دہائی کی اوسط سے زیادہ ہو جائے گا، جس میں اجناس کی قیمتوں میں نرمی، قابل تجدید توانائی کو اپنانے، ملاوٹ شدہ سیمنٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال اور لاگت کی کارکردگی کو جاری رکھنے کے اقدامات سے تعاون حاصل ہے۔

بھارت۔آسٹریلیا نے جدید ٹیکنالوجی پر بڑھتے ہوئے مسابقت کے درمیان AI سیکورٹی اعلامیہ پر دستخط کئے

نئی دہلی، 18 نومبر۔ایم این این۔ہندوستان اور آسٹریلیا نے امریکہ کی قیادت میں ایک اعلامیہ پر دستخط کرنے میں آٹھ دیگر ممالک کے ساتھ شمولیت اختیار کی ہے جس کا مقصد مصنوعی ذہانت کے تحت اہم ٹیکنالوجیز، انفراسٹرکچر اور سپلائی چینز کی حفاظت کرنا ہے، ایک نئی رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ آسٹریلیا ٹوڈے کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پائیدار خوشحالی کی محفوظ بنیادوں سے متعلق سان فرانسسکو اعلامیہ پر امریکہ، آسٹریلیا، بھارت، اسرائیل، جاپان، جنوبی کوریا، قطر، سنگاپور، متحدہ عرب امارات اور برطانیہ نے 15 نومبر 2026 کو پیکس سلیکا فاؤنڈرز ریٹریٹ میں دستخط کیے تھے۔ یہ اعلامیہ پیکس سیلیکا کا حصہ ہے، جو کہ امریکہ کی زیر قیادت ایک اقدام ہے جس میں سیمی کنڈکٹرز، اہم معدنیات، جدید مینوفیکچرنگ اور مصنوعی ذہانت سمیت ٹیکنالوجی سپلائی چینز میں بھروسہ مند شراکت داروں کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانے پر توجہ دی گئی ہے۔ اعلامیے کا مقصد اہم مواد کے ذرائع کو متنوع بنا کر، قابل اعتماد مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو مضبوط بنانا اور شریک ممالک کے درمیان تعاون کو بہتر بنا کر مرتکز سپلائی چینز پر ضرورت سے زیادہ انحصار کو کم کرنا ہے۔"شرکت کرنے والی حکومتوں نے اعلامیے کے اصولوں کو عملی تعاون میں ترجمہ کرنے کے لیے ورکنگ گروپس کے قیام کا بھی عہد کیا ہے۔ کام کے پانچ مجوزہ شعبوں میں جدت کے حامی پالیسی فریم ورک، کلیدی شعبوں میں جدید ال ٹیکنالوجیز کو اپنانا، ال سپلائی چین میں تعاون، محفوظ بندرگاہوں اور سپلائی چین سیکیورٹی جس اور سیکیورٹی ہس کی ترقی شامل ہیں۔

بھارت اور کینیڈا بحری تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے دوطرفہ بحری مشغولیت کا انعقاد کیا

نئی دہلی، 18 نومبر۔ایم این این۔ہندوستان اور کینیڈا کے درمیان بحری تعاون کو فروغ دینے کے اقدام میں، ہندوستانی بحریہ کے جہاز (آئی این ایس) سہیادری نے رائل کینیڈین بحریہ کے ایچ ایم سی ایس ریجینا کے ساتھ دوطرفہ بحری مشغولیت میں حصہ لیا۔ ہندوستانی بحریہ نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ 15 نومبر کو ہونے والی اس مصروفیت میں ایک پاسیج ایکسرسائز شامل تھی، جو دونوں بحری افواج کی آپریشنل کوآرڈینیشن اور انٹرآپریبلٹی کو بڑھانے کی مسلسل کوششوں کی عکاسی کرتی ہے۔ آئی این ایس سہیادری نے 15 نومبر 26 کو رائل کینیڈین بحریہ کی HMCS ریجینا کے ساتھ ایک دوطرفہ بحری مصروفیت میں حصہ لیا۔ اس مصروفیت میں کراس ڈیک لینڈنگ، عمودی ریپلیشمنٹ اور ایک پاسیج ایکسرسائز شامل تھی، جس میں مربوط جہاز کو سنبھالنا، بغیر کسی رکاوٹ کے مواصلات" ہندوستانی بحریہ کے مشترکہ پرواز کے آپریشن میں شامل تھے۔ تازہ ترین بحری مصروفیت ہندوستان اور کینیڈا کی طرف سے دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور مختلف شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے کی نئی کوششوں کے درمیان ہوئی ہے۔ اس ماہ کے شروع میں، ہندوستان اور کینیڈا نے افتتاحی دفاعی ڈائیلاگ کا انعقاد کیا، جس میں صلاحیت سازی، فوجی تکنیکی تبادلے اور دفاعی صنعتی تعاون میں تعاون کو مضبوط بنانے کے راستے تلاش کیے گئے۔ وزارت دفاع میں جوائنٹ سکریٹری (بین الاقوامی تعاون) امیت تنگ اور کینیڈا کے محکمہ قومی دفاع میں معاون نائب وزیر (پالیسی) سکاٹ ملر نے اس مکالمے کی مشترکہ صدارت کی۔

بھارت کی الیکٹرانکس برآمدات میں زبردست اضافہ

نئی دہلی۔18نومبر۔ایم این این۔ بھارت کی الیکٹرانکس صنعت نے عالمی منڈی میں اپنی موجودگی مزید مضبوط کرتے ہوئے برآمدات میں نمایاں اضافہ درج کیا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق رواں مالی سال 2026-27 کی پہلی ششماہی، اپریل سے ستمبر کے دوران الیکٹرانک مصنوعات کی مجموعی برآمدات 44 فیصد بڑھ کر 97.31 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں یہ 20.22 ارب ڈالر تھیں۔ سب سے اہم پیش رفت اسمارٹ فونز کے علاوہ دیگر الیکٹرانک مصنوعات کی برآمدات میں ہوئی، جن میں 5.56 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ان مصنوعات کی برآمدات 8.81 ارب ڈالر سے بڑھ کر 79.13 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اسمارٹ فونز کی برآمدات بھی 8.35 فیصد اضافے کے ساتھ 17.18 ارب ڈالر رہیں، تاہم مجموعی الیکٹرانکس برآمدات میں ان کا حصہ 3.60 فیصد سے کم ہو کر 8.56 فیصد رہ گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت کی الیکٹرانکس صنعت اب صرف موبائل فونز تک محدود نہیں رہی۔ اعداد و شمار کے مطابق پرنٹڈ سرکٹ بورڈز کے پرزوں اور متعلقہ مصنوعات کی برآمدات میں غیر معمولی 219,3 فیصد اضافہ ہوا اور ان کی مالیت 10.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ سنگاپور ان مصنوعات کی سب سے بڑی منڈی بن کر ابھرا۔ اسی طرح تیار شدہ پرنٹڈ سرکٹ بورڈز کی برآمدات 304 فیصد بڑھ کر 41.86 کروڑ ڈالر، جبکہ نیٹ ورک ٹرانسمیشن اور روٹنگ آلات کی برآمدات 98 فیصد اضافے کے ساتھ 45.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ میموری انٹیگریٹڈ سرکٹس کی برآمدات میں 333,2 فیصد اور ڈیٹا اسٹوریج آلات کی برآمدات میں 680,1 فیصد کا غیر معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ بھارتی الیکٹرانک مصنوعات کی اہم برآمدی منڈیوں میں سنگاپور، چین، ہانگ کانگ، ملائیشیا، امریکہ اور نیدرلینڈز شامل ہیں۔ تازہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت کی الیکٹرانکس برآمدات میں تنوع تیزی سے بڑھ رہا ہے اور ملک اسمارٹ فونز کے ساتھ ساتھ جدید الیکٹرانک پرزوں، مواصلاتی آلات اور ڈیٹا اسٹوریج مصنوعات کی عالمی سپلائی چین میں بھی اپنی موجودگی مضبوط کر رہا ہے۔

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کو گارڈ آف آنر دیا گیا

ٹوکیو، 18نومبر۔ایم این این۔وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بدھ کو اپنے جاپان کے دورے کا آغاز ٹوکیو میں وزارت دفاع میں ایک رسمی گارڈ آف آنر سے کیا اور جنگی جہاز کا معائنہ کرنے کے لیے اپنے جاپانی ہم منصب شنجیرو کوئزومی کے ساتھ یوکوسوکا کا سفر کیا۔ جاپان میں ہندوستانی سفارت خانے نے کہا کہ راجناتھ سنگھ کو وزارت پہنچنے پر گارڈ آف آنر سے نوازا گیا، جہاں کوئیزومی نے ان کی میزبانی کی۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور سنگھ چوتھے ہندوستان-جاپان وزرائے خارجہ اور دفاعی مذاکرات کے لیے جاپان کے دو روزہ دورے پر ہیں، جسے 2+2 ڈائیلاگ بھی کہا جاتا ہے، جس میں دوطرفہ دفاع اور اسٹریٹجک تعاون کے مکمل اسپیکٹرم کا جائزہ لیا جائے گا۔ راجناتھ سنگھ اور کوئیزومی نے یوکوسوکا میں فناکوشی علاقے کا دورہ کیا اور جاپان میری ٹائم سیلف ڈیفنس فورس کا معائنہ کیا، جو ایک موگامی کلاس ملٹی مشن اسٹیلتھ فریگیٹ ہے۔ جاپانی وزارت دفاع نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا ہے کہ"اس جدید ترین، ملٹی فنکشنل ڈسٹرائر ایسکارٹ کے آلات اور آپریشنل حیثیت کے معائنے نے ٹھوس میری ٹائم سیکورٹی تعاون کو آگے بڑھانے اور دونوں وزراء کے درمیان اعتماد کو مزید گہرا کرنے کا ایک اہم موقع فراہم کیا۔ اس نے مزید کہا، ہم ہند۔بحرالکاہل خطے میں امن، استحکام اور خوشحالی کو فروغ دینے کے لیے اپنے تعاون کو مزید مضبوط کریں گے۔

عزت اور ذلت کا حقیقی مالک اللہ



خورشید عالم داؤد قاسمی

انسان جب اقتدار، منصب اور عہدے کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے؛ تو بسا اوقات اس کے اندر تکبر وغرور جنم لینے لگتا ہے۔ وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اس کا منصب، اختیار اور حیثیت اسے دوسروں سے برتر بنا دیتے ہیں۔ رفتہ رفتہ اس کی نگاہوں میں، ان کے ماتحت اور کمزور لوگ حقیر ہونے لگتے ہیں۔ وہ ان کی عزتِ نفس کو مجروح کرتا ہے، ان کے جذبات سے کھیلتا ہے اور اپنے اختیارات کو ان کی تذلیل کا ذریعہ بنا لیتا ہے۔ افسوس اس وقت ہوتا ہے جب بعض لوگ کسی ادارے یا تنظیم میں کسی منصب پر فائز ہونے کے لیے بڑی تگ و دو کرتے ہیں اور طویل جد وجہد کے بعد اس مقام تک پہنچتے ہیں؛ لیکن منصب سنبھالتے ہی ان کا طرزِ عمل ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے اپنے ماتحت لوگوں کی عزتِ نفس پامال کرنے لگتے ہیں۔ ان کے بعض رویّوں سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کسی عزیز کو ذلیل اور کسی ذلیل کو عزیز کرنے کے لیے ہی اس عہدے پر فائز ہوئے ہوں۔ کسی بھی صاحبِ منصب کو یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ جس ذاتِ اقدس نے اسے اقتدار اور اختیار سے نوازا ہے، وہی ذات ایک لمحے میں اس سے یہ نعمتیں واپس لینے پر بھی قادر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالی کی قدرت کے بے شمار عجیب و حیرت انگیز مظاہر ہیں؛ لیکن بعض نادان اور کم فہم لوگ ان حقائق کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ انھیں مظاہر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کبھی کوئی انسان اپنی طاقت اور اقتدار کے نشے میں چور ہو کر کسی کمزور کو حقیر سمجھتے ہوئے اسے ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کرتا ہے؛ لیکن اللہ تعالی اسی مظلوم کو عزت و سربلندی عطا فرماتا ہے اور ظالم کے غرور و تکبر کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ بسا اوقات دنیا کی آنکھیں ایسے حیرت انگیز واقعات کا مشاہدہ کرتی ہیں جو انسان کو اللہ تعالی کی بے پایاں قدرت، اس کے عدل اور اس کی حکمت کی یاد دلاتے ہیں۔ مگر بعض انسان اتنا ناسمجھ اور غافل ہے کہ ایسے واقعات سے بھی عبرت حاصل نہیں کرتا اور اپنی روش بدلنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ ایک واقعے کے تناظر میں، یہی سب باتیں ذہن میں گردش کر رہی تھیں کہ اچانک سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ پر نظر پڑی۔ اس میں دو مصری خواتین سے متعلق دو واقعات بیان کیے گئے تھے۔ یہ دونوں واقعات عزت و ذلت کے اسی حقیقت افروز پہلو کو نمایاں کرتے ہیں۔

ایک نقاب پوش معلمہ اور دوسری اقتدار کے نشے میں مبتلا خاتون:

مصر کی ایک خاتون سعاد عبد الرحیم الخولی اسکندریہ کی نائب گورنر کے منصب پر فائز تھیں۔ بیان کردہ واقعے کے مطابق، جن دنوں وہ نائب گورنر تھیں؛ وہ ایک سرکاری اسکول میں داخل ہوئیں۔ ان کی اسکول میں ایک معلمہ سے ملاقات ہوئی۔ وہ معلمہ اسلامی لباس میں ملبوس تھیں اور نقاب بھی اوڑھ رکھا تھا۔ سعاد الخولی، جو خود مغربی طرز کے لباس میں ملبوس تھیں، نے کیمرہ کے سامنے اس معلمہ کے نقاب کو تنقید کا نشانہ بنایا اور اس کی تذلیل و تحقیر کی۔ ایک ایسی خاتون جو علم و تعلیم کے مقدس پیشے سے وابستہ تھی، جو تعلیم و تربیت میں مصروف تھی، اسے محض اس کے نقاب کی وجہ سے شرمندہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت سعاد عبد الرحیم الخولی کو اپنے منصب پر بڑا غرور تھا۔ شاید اسے اس بات کا احساس بھی نہ رہا کہ اس کے سامنے کھڑی خاتون محض ایک ماتحت ملازمہ نہیں؛ بلکہ ایک معلمہ ہے، کسی کی بیٹی ہے، کسی کے گھر کی عزت ہے اور سب سے بڑھ کر اس کائنات کے خالق و مالک اللہ تعالی کی ایک بندی ہے۔ کسی خاتون کو اس کے لباس اور نقاب کی وجہ سے تحقیر و تذلیل کا نشانہ بنانا، نہ صرف اس کی عزتِ نفس پر حملہ ہے؛ بلکہ انسانی وقار اور بنیادی احترام کے بھی منافی ہے۔

اقتدار کا نشہ اور وقت کا بدلتا ہوا منظر:

سعاد عبد الرحیم الخولی اپنے منصب اور اقتدار کے نشے میں شاید یہ بھول گئی تھیں کہ وقت کا پہیہ ہمیشہ ایک ہی سمت میں نہیں گھومتا۔ حالات بدلتے ہیں اور منصب چھن جاتے ہیں اور کل تک دوسروں پر حکم چلانے والے خود جواب دہی کے کٹہرے میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سعاد کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ اطلاعات کے مطابق، وہ رشوت لینے کے مقدمے میں گرفتار ہوئیں۔ بعد ازاں، 30 / جنوری 2019ء کو قاہرہ کی فوجداری عدالت نے رشوت کے مقدمے میں، انھیں مجموعی طور پر بارہ سال قید کی سزا سنائی۔ یہ وہ وقت تھا کہ سعاد خود قانون کے سامنے جواب دہ تھیں۔ یہ منظر انسان کو غور وفکر پر مجبور کرتا ہے کہ آج جو شخص کسی دوسرے کو ذلیل کرتا ہے، کل وہ خود حالات کی گردش کا شکار ہو سکتا ہے۔ آج جس کے ہاتھ میں اختیار ہے، کل وہ بے اختیار ہو سکتا ہے۔ آج جو دوسروں کو اپنی طاقت و قوت کا احساس دلا رہا ہے، کل اسے اپنی بے بسی کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ گویا جس شخص نے کبھی دوسروں کی تذلیل کو اپنی طاقت کا مظاہرہ سمجھا تھا، آج وہ خود لوگوں کی گفتگو، تنقید اور تمسخر کا موضوع بن جاتا ہے۔

عزت و ذلت کا اصل مالک:

قرآن مجید نے اس حقیقت کو نہایت واضح انداز میں بیان فرمایا ہے: ترجمہ: آپ کہہ دیجیے: اے اللہ! اے اقتدار کے مالک! تو جس کو چاہتا ہے اقتدار بخشتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اقتدار چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے رسوا کر دیتا ہے؛ تمام تر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (سورۃ آل عمران: 26)

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اقتدار، منصب اور عزت انسان کی ذاتی ملکیت نہیں ہیں۔ یہ سب اللہ تعالی کی عطا کردہ امانتیں ہیں۔ انسان کو ان پر فخر کرنے کے بجائے شکر ادا کرنا چاہیے اور ان کا استعمال عدل، انصاف اور خدمتِ خلق کے لیے کرنا چاہیے۔ مزید یہ کہ جس شخص کو اللہ تعالی نے اختیار دیا ہے، اسے یاد رکھنا چاہیے کہ یہ اختیار ہمیشہ باقی نہیں رہے گا۔ اللہ پاک اس سے یہ اختیار ایک دن چھین سکتے ہیں۔ اقتدار کے نشے میں جو شخص خود کو اہلِ عزت اور دوسرے کو ذلیل سمجھتا ہے، وہ شخص خود ایک دن ذلیل ہو سکتا ہے۔ "..... اس میں دنیا کے انقلابات سے بے خبر قوموں کے عروج و زوال کی تاریخ سے ناواقف، قومِ نوح اور عاد وثمود کے واقعات سے غافل اور جاہل دشمنانِ اسلام کو تنبیہ کی گئی ہے کہ تم ظاہری شان وشوکت کے پرستار یہ نہیں جانتے کہ دنیا کی ساری طاقتیں اور حکومتیں سب ایک ذات پاک کے قبضۂ قدرت میں ہیں، عزت و ذلت اسی کے ہاتھ ہے، وہ بلا شبہ اس پر قادر ہے کہ غریبوں اور فقیروں کو تخت وتاج کا مالک بنا دے اور بڑے بڑے بادشاہوں سے حکومت و دولت چھین لے، اس کے لیے کچھ مشکل نہیں کہ آج کے خندق کھودنے والے فقیروں کو کل شام و عراق اور یمن کی حکومت عطا فرما دے۔" (معارف القرآن: 2/ 44-45)

دنیا کی عدالت اور آخرت کی عدالت:

یہاں ایک بات اور بھی قابل توجہ ہے کہ دنیا کی عدالت کا فیصلہ اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے؛ لیکن آخرت کی عدالت سب سے بڑی، کامل اور حتمی عدالت ہے، جہاں کسی کے ساتھ ذرہ برابر بھی ناانصافی نہیں ہوگی۔ دنیا میں بعض مظلوموں کو ان کے ساتھ ہونے والے ظلم کا بدلہ مل جاتا ہے؛ جب کہ بعض کو انصاف کے حصول کے لیے طویل انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بعض ظالم دنیا ہی میں اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں، جب کہ بعض بظاہر زندگی بھر عیش و عشرت اور آسودگی کی زندگی گزارتے ہیں۔ لیکن ان ظاہری حالات کی بنیاد پر کسی کے حقیقی انجام کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کی عدالتوں سے کوئی مجرم بچ سکتا ہے، دنیا کے لوگوں کی نگاہوں سے بھی حقیقت چھپائی جا سکتی ہے؛ لیکن اللہ تعالی کی عدالت میں نہ کوئی حقیقت پوشیدہ رہے گی، نہ کسی مظلوم کی آہ رائیگاں جائے گی اور نہ کسی ظالم کو اس کے کیے کا حساب دیے بغیر چھٹکارا ملے گا۔ وہاں فیصلے ظاہری منصب، دولت، سفارش اور اثر و رسوخ کی بنیاد پر نہیں؛ بلکہ عدلِ کامل کی بنیاد پر ہوں گے۔

سعاد الخولی کے واقعے سے چند سبق:

سعاد الخولی اور ایک مظلوم و خاموش مصری نقاب پوش معلمہ سے متعلق اس واقعے سے ہمیں کئی اہم سبق ملتے ہیں:

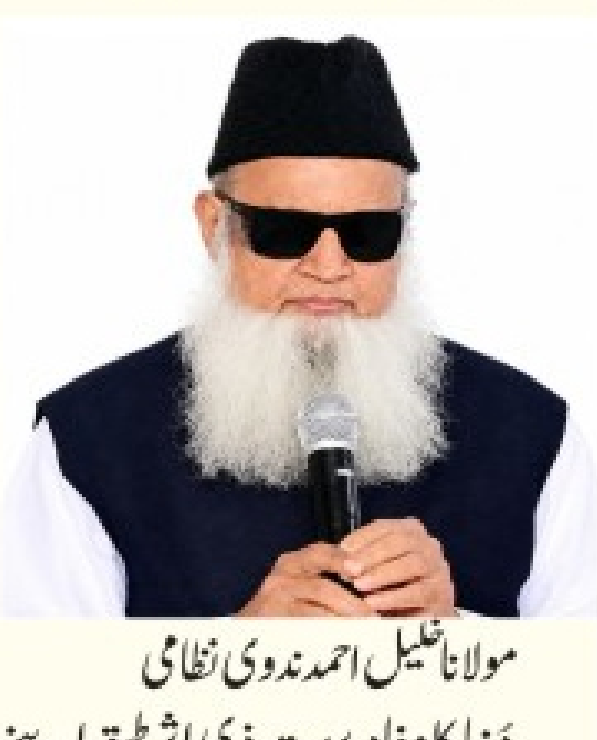
اول یہ کہ جو شخص آج اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھا ہے، وہ کل وہاں سے بے دخل بھی ہو سکتا ہے۔ وقت اور حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے، اس لیے اپنے عہدے اور اختیار پر غرور کرنے کے بجائے عاجزی اختیار کرنی چاہیے۔ دوسرے یہ کہ کسی انسان کا لباس و پوشاک یا کسی کی ماتحتی یا خاموش مزاجی اس کی عزت و تکریم میں کمی کا سبب نہیں بننی چاہیے۔ ہر انسان عزت و احترام کا مستحق ہے اور کسی کو محض اس کی ظاہری حیثیت کی بنیاد پر حقیر سمجھنا درست نہیں۔ تیسرے یہ کہ کسی منصب کا مقصد دوسروں پر رعب جمانا یا ان کی تذلیل کرنا نہیں؛ بلکہ اپنے ماتحتوں کی خدمت کرنا، ان کے حقوق کا تحفظ کرنا اور ان کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھنا ہے۔ چوتھے یہ کہ کسی کمزور اور بے بس انسان کی تذلیل کرنا؛ تو شاید بہت آسان ہو؛ لیکن اس کے دل کو پہنچنے والی ٹھیس اور اس کی عزتِ نفس پر لگنے والے زخموں کا ازالہ کرنا بہت مشکل ہو سکتا ہے۔ اس لیے اگر آپ کسی منصب پر فائز ہیں اور آپ کے ماتحت لوگ ہیں؛ تو اپنے اختیارات کو ان کی تذلیل کے لیے نہیں؛ بلکہ ان کی عزت وتکریم اور فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیجیے۔ پانچویں یہ کہ انسان دنیا کے قوانین سے بچ سکتا ہے اور لوگوں کی نگاہوں سے اپنی حقیقت چھپا سکتا ہے؛ لیکن اللہ تعالی کے علم سے نہ کوئی عمل پوشیدہ ہے اور نہ اس کی عدالت سے کسی کو فرار کی گنجائش ہے۔

خاتمہ:

انسان کو اپنی طاقت، دولت، عہدے اور منصب پر کبھی غرور نہیں کرنا چاہیے؛ کیوں کہ یہ سب عارضی اور ناپائیدار ہیں۔ آج کسی کے پاس عزت و اقتدار ہے؛ تو کل کسی دوسرے کے پاس بھی ہو سکتا ہے۔ آج کوئی شخص کسی کو اپنے سامنے جھکانے کی کوشش کر رہا ہے؛ تو کل اسے خود حالات کے سامنے جھکنا پڑ سکتا ہے۔ عزت کا حقیقی سرچشمہ عہدہ و منصب نہیں؛ بلکہ اللہ تعالی کی عطا ہے۔ کوئی انسان اپنی ذاتی طاقت سے کسی کو حقیقی عزت نہیں دے سکتا اور نہ ہی کسی کی رسوائی کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے؛ عزت و ذلت کا اختیار صرف اللہ رب العزت کے پاس ہے۔ سب سے بڑھ کر کسی دوسرے انسان کو دنیا کے سامنے رسوا کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے ایک لمحے کے لیے ضرور سوچیے کہ اگر کل اللہ تعالی نے ہمارے اپنے اعمال اور ہماری حقیقت لوگوں کے سامنے آشکار کر دی؛ تو ہمارے پاس شرمندگی کے سوا کیا باقی رہ جائے گا؟ بے شک، عزت و ذلت کا حقیقی مالک صرف اللہ رب العزت ہے۔ منصب انسان کو بڑا نہیں بناتا؛ بلکہ منصب پر فائز ہو کر انسان دوسروں کے ساتھ جیسا سلوک کرتا ہے، وہی اس کے حقیقی کردار اور ظرف کی پہچان بنتا ہے۔....

حسنِ سلوک اور محبت سے لبریز رواداری ہی عائلی زندگی کو پُرسکون بنا سکتی ہے

قرآنی رہنمائی و اسلامی ہدایات ہر قدم پر انسان کو خطرات سے محفوظ رکھتے ہیں



مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

دُنیا کا مفاد پرست ذی اثر طبقہ اپنے فائدے کیلئے زمین میں بگاڑ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ انسانیت کو اس کے اونچے مقام سے نیچے گرانا چاہتا ہے اور اسلام انسانیت کو سربلندی دینا چاہتا ہے، اس لئے ایسے کاموں سے ایسے کھیلوں سے منع کرتا ہے جو انسانیت کو نقصان پہنچائے اور گھر اور معاشرتی نظام کو تباہ کرکے رکھے۔ اسلام چاہتا ہے کہ نئی نسل کی صحیح رُخ پر تربیت کرے تاکہ انسانی جانوں کو سکون پہنچے اور ان کا تحفظ ہو۔ وہ ماحول کو اس طرح سنوارنا چاہتا ہے کہ اس میں اسلامی اخلاق و کردار تہذیب وتمدن اقدار وآداب ثقافت ومعاشرت اور انسانی حقوق وفرائض کا لحاظ ہو۔ اچھی عادتوں سے وہ ماحول مہک اُٹھے اور بُری عادتوں سے دور رہو۔ بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داری ہے کہ ان نونہالوں اور راستہ سے ہٹے ہوئے نوجوانوں کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی سابق ماہر کتبات عربی وفارسی محکمہ آثار قدیمہ چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر NCPUL وفانوس آگہی (تاریخ اسلام وثقافت اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹر اسکولس رکالجس مقابلہ جات) حیدرآباد نے براعم ہائی اسکول میں فانوس آگہی کے تحت قندیل رحمانی پروگرام میں کہا: جدید ٹیکنالوجی کے منفی استعمال سے ہماری نسل تباہی کے دہانے تک پہنچتے جارہی ہے۔ پھر ہم کونسے دن کا انتظار کررہے ہیں۔ اب وقت کا تقاضہ ہے کہ اخلاقی بلندی کیلئے جدوجہد کریں۔ بچوں کو اخلاقی تعلیم دی جائے تاکہ مستقبل میں وہ بااخلاق اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے والے بن سکیں۔ آج کا سب میں بڑا مسئلہ حسن سلوک کا فقدان ہے کیونکہ عائلی زندگی کو پُرسکون بنانے والا صرف حسن سلوک اور محبت سے لبریز رواداری ہے، سلوک وباہمی معاملات اچھے رکھتے ہوئے ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظرانداز کرنا ماحول کو خوشگوار بناسکتا ہے۔ محبت کا دوطرفہ پائیدار رشتہ گھر کو جنت بنادیتا ہے، ایک دوسرے کو معاف کرنا، کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنا، لعن طعن سے گریز کرنا ایک دوسرے کے ٹوہ میں نہ لگے رہنا، ایک دوسرے کی غیبت سے بچنا، حسد جلن اور بہتان تراشی کو دفن کردینا، بات بات پر ایک دوسرے کی گرفت نہیں کرنا، قوتِ برداشت سے کام لینا، اور سب میں پیاری بات جو آپؐ نے فرمائی کہ ان تلق اخاک بوجہ طلیق کہ اپنے بھائی سے مسکراتے ہوئے اور خوشی کے ساتھ ملنا کہ ملاقات کے وقت آپ کی پیشانی خوشی سے چمک رہی ہو چہرہ مسرت سے دمک رہا ہو ماحول کو خوشبو سے بھر دیتا ہے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ خود کو بھی اور بچوں کو بھی دینی تعلیم سے آراستہ کریں، علماء سے رابطہ رکھیں، نیک بزرگوں کی صحبت میں رہیں۔ ان کی خدمت کریں۔ اسلام چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا خاندانی نظام مستحکم ہو اس میں ہر ایک کو سکون میسر ہو، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی بہتر انداز سے ہو۔ اگر آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو اللہ ورسولؐ کی طرف لوٹادو، قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کو حل کرو، اگر مسلمانوں کے دوگروہ میں تنازعہ ہو جائے تو صلح کرو، اگر تنازعہ جنگ کی صورت اختیار کرے تو ایسی صورت میں جو فریق حق پر ہو اس کا ساتھ دو، اگر ظالم فریق رجوع کرلے تو عدل وانصاف کے ساتھ صلح کرو، آپؐ نے مسلمانوں کو تحفظ بخشا اور اس بات سے منع فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دُشمن کے حوالے کرے، جو کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو وہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باہمی برادری رواداری اور صلح وآشتی کے ساتھ زندگی گزارنے کا حکم دیا ہے، حدیث میں مسلمانوں کو ایک جسم کہا گیا ہے، بھائی بھائی بن کر رہنے کی تاکید کی ہے، باہم ایک دوسرے سے مل کر ایسے مضبوط ہو جاؤ جیسے دیوار کے ایک حصہ سے اس کے دوسرے حصہ کو مضبوطی ملتی ہے، باہمی مشورے سے معاملات حل کرو، جو محض اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اللہ کی محبت ان کے لئے واجب ہوتی ہے۔ ایک مسلمان کا خون عزت اور مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے، جو اپنے بھائی کے عزت کی حفاظت کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس کے چہرے سے دور فرمادے گا۔ اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کے اظہار سے منع کیا گیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم کرے اور تجھے مصیبت میں مبتلا کردے۔ بھول کر بھی ان کے دماغوں میں یہ بات نہیں آئی کہ اپنی فکری اُٹھان کے ذریعہ وہ کسی کو نقصان پہنچائیں۔ اللہ نے انسان کو لامحدود فکری صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا لیکن سوچ وفکر کے نتیجہ میں وجود میں آنے والے نتائج سے کہیں اس کے قدم نہ لڑکھڑاجائیں کہیں وہ گمراہی کا شکار نہ ہو اس کیلئے قرآنی گائیڈ ساتھ رکھنا ضروری قرار دیا جو ہر قدم پر انسان کو بھٹکنے سے بچاتا ہے۔ قرآنی ہدایات جگہ جگہ انسان کی رہنمائی کرتی ہیں اور ہمیشہ اس کو کامیابی کے راستہ پر گامزن رکھتی ہیں۔

جمہوریت، عوامی شعور اور انتخابی ترجیحات

محمد علاء الدین قادری مصباحی
بلرام پور
البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریڈنگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ

ایک جمہوری ملک میں شہریوں کی بنیادی ضرورتوں کو خصوصی اہمیت حاصل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ انتخابی ریلیوں میں عوامی مسائل کو موضوعِ بحث بنایا جاتا ہے، تاکہ عوام کی توجہ اپنی جانب مبذول کرکے انتخابی کامیابی حاصل کی جاسکے اور ایسا ہونا بھی چاہیے کہ عوامی مسائل کو لے کر ہمارے حکمراں سنجیدہ ہوں، کیوں کہ جمہوری نظام میں عوامی ضروریات اور مسائل کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ لیکن اگر ہمارے ملک ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورتِ حال کا جائزہ لیا جائے تو یہ ایک عجیب المیہ نظر آتا ہے کہ سیاسی جماعتیں عوام کی بنیادی ضروریات اور مسائل پر گفتگو کرنے کے بجائے مذہبی جذبات کو اپنی سیاست کا محور بناتی دکھائی دیتی ہیں اور انھیں انتخابی کامیابی کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے، جہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد آباد ہیں اور ایک بڑی آبادی مذہبی عقائد و جذبات سے گہری وابستگی رکھتی ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے ملک کی ایک بڑی آبادی کے مذہبی جذبات کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیے جانے کا رجحان نمایاں ہے۔ بعض سیاسی حلقے خود مذہبی جذبات کو اپنی سیاست کا محور بناتے ہیں، لیکن جب کوئی عوام کی بنیادی ضروریات اور مسائل کی بات کرتا ہے تو اسے اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے، گویا وہ مذہب سے بیزار یا اس کا بدخواہ ہو۔ اس طرح کے حربوں کے ذریعے اصل مسائل سے توجہ ہٹانے اور ان پر گفتگو کرنے والوں کی آواز دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

آج ہمارا ملک جن بنیادی مسائل سے دوچار ہے، ان میں تعلیم، صحت، روزگار، بجلی، پانی، سڑک اور مہنگائی جیسے اہم مسائل شامل ہیں، لیکن افسوس کہ انتخابی سیاست میں انھیں وہ توجہ نہیں ملتی جس کے یہ مستحق ہیں۔ کسی بھی ملک، قوم، معاشرے اور خاندان کی تعمیر وترقی میں تعلیم ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، لیکن ہمارے ملک میں تعلیمی میدان کی صورتِ حال تشویش ناک ہوتی جارہی ہے۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے، معیاری تعلیم اور اساتذہ کی کمی ہے جس کے باعث اب طلبہ کو بھی اپنے بنیادی تعلیمی حقوق اور ضروری سہولتوں کے حصول کے لیے احتجاج اور ریلیاں نکالنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔

اسی طرح صحت بھی انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ایک ہے، جس کے بغیر زندگی کا پہیہ رواں رکھنا ممکن نہیں۔ لیکن صورتِ حال یہ ہے کہ بازاروں میں کھانے پینے کی اشیا میں ملاوٹ کے واقعات روز بروز سامنے آتے رہتے ہیں، آب و ہوا آلودگی کا شکار ہے، پینے کے صاف پانی کی دستیابی ایک مسئلہ بنتی جارہی ہے اور کئی مقامات پر مناسب طبی سہولتوں کا فقدان ہے۔ دوسری طرف ہمارے نوجوان روزگار کے مسائل سے دوچار ہیں۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی انھیں ملازمت نہیں مل رہی ہے۔ کبھی کوئی آسامی نکلتی ہے تو اس کے لیے ہزاروں کی تعداد میں درخواستیں موصول ہوتی ہیں، جو روزگار کے مواقع اور امیدواروں کی تعداد کے درمیان پائے جانے والے فرق کی نشان دہی کرتی ہیں۔

بجلی، پانی، گیس اور سڑکیں ایسی بنیادی ضروریات ہیں جن کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہے۔ افسوس کہ آج بھی بہت سے گاؤں، دیہات بلکہ شہر بھی ان بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ ان تمام مسائل کی ذمہ داری صرف حکومتوں کے سر نہیں ڈالی جاسکتی کہ گویا حکومت ہی ان کی واحد ذمہ دار ہے، بلکہ ملک کے شہری بھی اس صورتِ حال کے لیے کسی حد تک ذمہ دار ہیں۔

کیا محض کسی شخص سے مذہبی وابستگی کی بنیاد پر اسے اپنا نمائندہ منتخب کیا جاسکتا ہے، اگرچہ وہ اس منصب کا اہل ہو یا نہ ہو، جب کہ اس کی بنیادی ذمہ داری عوامی مسائل اور ضروریات کو پیشِ نظر رکھنا ہے؟ اگر انتخابی ماحول ایسا بنا دیا جائے جس میں مذہبی جذبات کو بھڑکا کر ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو کیا اچھے اور برے کی تمیز بھی نہیں رہنی چاہیے؟ کیا ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کون ملک وملت کی بھلائی چاہتا ہے اور کون محض جذبات کا سہارا لے کر اقتدار تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے؟

اس لیے ضروری ہے کہ انتخابی سیاست میں محض جذبات کی رو میں بہہ کر ووٹ نہ دیا جائے، بلکہ اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے حالات کا جائزہ لیا جائے، اچھے اور برے کی تمیز کی جائے اور تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد کسی کے حق میں اپنی رائے دی جائے۔ بصورتِ دیگر، ملک کو درپیش مسائل اور موجودہ صورتِ حال میں بہتری کے آنے والے چند برسوں میں حالات مزید پیچیدہ ہو سکتے ہیں۔ جب کہ ملک پہلے ہی سے بحران کا شکار ہے ایسے صورتحال میں جذبات کے بجائے قوم وملت اور اپنی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے نمائندوں کو تیار کرنا چاہیے تاکہ وہ ملک وملت اور عوام کے حق میں سود مند کام سر انجام دے سکیں۔

آخر میں یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ جمہوریت کی مضبوطی کا انحصار صرف انتخابی عمل پر نہیں، بلکہ عوام کے شعور، ان کے صحیح انتخاب اور منتخب نمائندوں کی کارکردگی پر بھی ہوتا ہے۔ مذہب یقیناً ہماری زندگی کا اہم حصہ ہے، لیکن اس کے نام پر عوامی ضروریات اور بنیادی مسائل کو نظرانداز کرنا کسی بھی صورت دانش مندی نہیں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ مذہبی وابستگی اور سیاسی وابستگی کے درمیان فرق کو سمجھیں اور اپنے ووٹ کا استعمال محض جذبات کی بنیاد پر کرنے کے بجائے امیدوار کی اہلیت، کردار، دیانت داری اور عوامی خدمات کو سامنے رکھ کر کریں۔ کیوں کہ جب عوام اپنے حقوق اور ضروریات کے تئیں بیدار ہوں گے، تبھی سیاست کا رخ حقیقی عوامی مسائل کی طرف موڑے گا اور ایک بہتر، مستحکم اور خوش حال ہندوستان کی تعمیر ممکن ہو سکے گی۔

بھارتی اسلامی علما کو عالمی توثیق کی ضرورت نہیں

تحریر: محمد نعیم

ہندوستان میں اسلامی علما اور دینی دانش وروں کی کبھی کمی نہیں رہی۔ اتر پردیش کے مدارس سے لے کر حیدرآباد کی قدیم کتب خانوں تک، ملک میں دینی تعلیم و تحقیق کی ایک طویل اور شاندار روایت موجود ہے۔ یہاں کی نسل در نسل علما نے قرآن و حدیث کے مطالعے، تصنیف و تالیف اور علم و دانش کی اشاعت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ان کی تصانیف نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب دنیا سمیت کئی ممالک میں شوق سے پڑھی جاتی ہیں۔

ایسے میں یہ سوال اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ جب ہمارے پاس اپنی ایک مضبوط علمی و دینی روایت موجود ہے تو پھر علمی شناخت اور اعتراف کے لیے کبھی کبھی بیرونِ ملک کیوں دیکھا جاتا ہے؟

مدینہ منورہ میں مولانا شمائل ندوی کی ایک پاکستانی مذہبی شخصیت سے ملاقات کے حوالے سے حالیہ بحث نے اس سوال کو ایک بار پھر موضوعِ گفتگو بنا دیا ہے۔ علما کے درمیان ملاقات، علمی تبادلۂ خیال اور افکار و نظریات کا تبادلہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ علم کی کوئی سرحد نہیں ہوتی اور علمی روابط کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔ تاہم یہ سوال اپنی جگہ اہم ہے کہ کسی ہندوستانی عالم کی علمی حیثیت کو تسلیم کرنے کے لیے کسی پاکستانی مذہبی شخصیت کی توثیق کو کیوں ضروری سمجھا جائے؟ بیرونِ ملک کسی سے ملاقات یا تعلق ہندوستان کی اپنی علمی روایات، دینی اداروں اور علما کی خدمات کی اہمیت کو کم نہیں کرسکتا۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری اس کی ایک روشن مثال ہیں، جن کا تعلق اتر پردیش سے تھا۔ ان کی شہرۂ آفاق کتاب "الرحیق المختوم" دنیا بھر کے مسلمانوں میں مقبول ہوئی اور عرب دنیا میں بھی غیر معمولی پذیرائی حاصل کی۔ یہ ایک ہندوستانی عالم کی ایسی علمی کاوش تھی جس نے اپنی قابلیت اور علمی معیار کی بنیاد پر عالمی سطح پر مقام حاصل کیا، نہ کہ کسی بیرونی مذہبی شخصیت کی منظوری کے باعث۔ اسی طرح شیخ وصی اللہ عباس نے مکہ مکرمہ میں اپنی علمی صلاحیتوں اور تدریسی خدمات کے ذریعے نمایاں مقام حاصل کیا۔ ان شخصیات کی مثالیں اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ ہندوستانی علما کی علمی عظمت کسی جغرافیائی سرحد کی محتاج نہیں۔

یہ مثالیں اس تصور کی نفی کرتی ہیں کہ کسی غیر ملکی ادارے یا مذہبی شخصیت سے وابستگی علمی مقام و مرتبے میں اضافے کا لازمی ذریعہ ہے۔ علم کی کوئی قومیت نہیں ہوتی، لیکن اپنی علمی اور فکری میراث کو نظرانداز کرنا بھی درست نہیں۔

ہندوستانی علما نے صدیوں سے حدیث کے تحفظ، تحقیق اور اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ملک کے مدارس، کتب خانے اور قدیم مخطوطات کے ذخیرے اسلامی علوم و ادب کا ایسا بیش قیمت سرمایہ ہیں جو مزید تحقیق، توجہ اور قدرشناسی کے مستحق ہیں۔ یہ محض ماضی کی یادگاریں نہیں بلکہ ان علمی کوششوں کا ثبوت ہیں جو ہماری سابقہ نسلوں نے آنے والی نسلوں کے لیے انجام دیں۔ اسلامی علوم کے فروغ میں ہندوستان کا کردار پہلے ہی تاریخ کا حصہ ہے، اسے بار بار بیرونی توثیق کے ذریعے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔

لہٰذا اصل تشویش مدینہ منورہ یا کسی دوسرے مقام پر کسی پاکستانی عالم سے ملاقات نہیں، بلکہ اس ذہنیت سے ہے جس کے تحت بعض اوقات بیرونی مذہبی شخصیات کو غیر ضروری طور پر زیادہ اہمیت دی جاتی ہے، جبکہ ہندوستان کے اپنے علمی اداروں سے وابستہ علما کی خدمات پس منظر میں چلی جاتی ہیں۔ ایسی سوچ لازماً انتہا پسندی یا بداعتمادی کو جنم نہیں دیتی، لیکن جب یہ رویہ تنگ نظری، جمہوری اصولوں کی نفی یا سیاسی و مذہبی تصادم کو فروغ دینے لگے تو اس کے منفی اثرات نمایاں ہونے لگتے ہیں۔

ہندوستان ایک آئینی جمہوری ملک ہے، جہاں شہریت کا تعین مذہب کی بنیاد پر نہیں ہوتا۔ ہر شہری کو، خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو، آئین کے تحت یکساں حقوق اور حیثیت حاصل ہے۔ اگر سرحد پار سے آنے والا کوئی سیاسی یا مذہبی نظریہ یہ تصور پیش کرے کہ مذہبی شناخت کو آئینی ذمہ داریوں پر فوقیت حاصل ہونی چاہیے تو یہ مشترکہ شہریت کے تصور کو کمزور کرسکتا ہے۔ اس سے یہ تاثر بھی پیدا ہوسکتا ہے کہ مسلمان اپنے ملک کے جمہوری اداروں اور آئینی نظام کے مقابلے میں کسی بیرونی مذہبی شخصیت کے تئیں زیادہ سیاسی یا جذباتی وابستگی رکھتے ہیں۔ ایسی صورت حال مذہبی وفاداری اور آئینی ذمہ داری کے درمیان غیر ضروری کشمکش پیدا کر سکتی ہے۔

اسی طرح بیرونی مذہبی شخصیات پر انحصار کی تنگ نظر تعبیر یہ سوچ پیدا کر سکتی ہے کہ مسلمانوں کو صرف اپنے مذہبی طبقے کے افراد ہی کے ساتھ رابطہ، اعتماد اور تعاون رکھنا چاہیے۔ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی اور تہذیبی تنوع کے حامل ملک میں یہ رویہ بین المذاہب تعلقات کو متاثر، سماجی ہم آہنگی کو کمزور اور مختلف برادریوں کے درمیان شکوک وشبہات کو جنم دے سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں نئی نسل مشترکہ ہندوستانی تہذیب، ثقافت اور وراثت کی اہمیت سے بھی دور ہوسکتی ہے۔

سرحد پار سرگرم بعض مذہبی اور سیاسی تحریکیں کبھی کبھی بیرونی اثر و رسوخ کا ذریعہ بھی بن سکتی ہیں۔ بعض سیاسی تنظیمیں یا بیرونی عناصر مقامی مباحث، مذہبی قیادت اور سماجی معاملات پر اثرانداز ہونے کی کوشش کر سکتے ہیں، جن کے مقاصد لازماً ہندوستانی شہریوں کے مفادات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ملک میں قانونی مذہبی، تعلیمی اور فلاحی سرگرمیوں کا تحفظ کرتے ہوئے غیر ملکی مالی معاونت، سیاسی فنڈنگ اور تنظیمی سرگرمیوں میں شفافیت اور جواب دہی کو یقینی بنایا جائے۔

آخرکار کسی ہندوستانی عالم کی علمی حیثیت کا تعین اس کے علم، کردار، دیانت داری اور علمی خدمات کی بنیاد پر ہونا چاہیے، نہ کہ اس بات سے کہ وہ کس سے ملاقات کرتا ہے یا بیرونِ ملک کس شخصیت سے توثیق حاصل کرتا ہے۔

ہندوستان نے ایسے عظیم علما پیدا کیے ہیں جن کی علمی خدمات نے سرحدوں کو عبور کیا اور عالمی سطح پر عزت و احترام حاصل کیا۔ ان کی روشن علمی میراث اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہندوستانی اسلامی علوم کو اپنی شناخت اور وقعت کے لیے کسی بیرونی تصدیق کی ضرورت نہیں۔

عالمی مسلم دنیا کے ساتھ علمی روابط، مکالمے اور تبادلۂ خیال کا خیر مقدم ضرور ہونا چاہیے، لیکن اپنی علمی قوت اور تاریخی ورثے کے شعور کے ساتھ۔ ہمیں نہ بیرونی علمی روابط سے گریز کرنا چاہیے اور نہ ہی اپنی علمی شناخت کو دوسروں کی توثیق کا محتاج بنانا چاہیے۔ ہندوستانی علما کا اپنا ایک مضبوط علمی سرمایہ، اپنی روشن تاریخ اور اپنی منفرد روایت ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس ورثے کو پہچانیں، اس کی قدر کریں اور اسے وہ مقام دیں جس کا وہ بجا طور پر مستحق ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے ٹوکیو میں جاپان کے سابق وزیر اعظم فومیو کشیدا سے ملاقات کی

اقتصادی سلامتی پر تبادلہ خیال کیا

ٹوکیو۔ 18 رنومبر۔ ایم این این۔وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بدھ کے روز سابق جاپانی وزیر اعظم اور جاپان-انڈیا ایسوسی ایشن کے چیئرمین فومیو کشیدا سے ٹوکیو میں ملاقات کی، جہاں دونوں نے اقتصادی سلامتی پر اپنے اسٹریٹجک ہم آہنگی اور تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، جے شنکر نے کہا کہ انہوں نے ہندوستان۔جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے کشیدا کی مسلسل حمایت کی تعریف کی۔"سابق وزیر اعظم اور جاپان-انڈیا ایسوسی ایشن کے چیئرمین فومیو کشیدہ سے آج ٹوکیو میں مل کر خوشی ہوئی۔ ہمارے اسٹریٹجک کنورژن اور اقتصادی سیکورٹی تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ ہماری خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ان کی مسلسل حمایت کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ میٹنگ ایسے وقت میں ہوئی ہے جب جے شنکر اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ 18-19 نومبر کو چوتھے انڈیا۔جاپان 2+2 ڈائیلاگ کے لیے جاپان میں ہیں۔قبل ازیں، جے شنکر نے ایک ابھرتے ہوئے جغرافیائی سیاسی منظر نامے کے درمیان لچکدار عالمی سپلائی چینز کی تعمیر، بحری سلامتی کو بڑھانے اور اہم بنیادی ڈھانچے میں موجود کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے مضبوط ہند۔جاپان تعاون پر زور دیا۔16-17 نومبر کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والے 9 ویں انڈیا۔جاپان انڈو-پیسفک فورم کو ایک ویڈیو پیغام میں، جے شنکر نے کہا کہ دونوں ممالک نے مشترکہ اسٹریٹجک نقطہ نظر کا اشتراک کیا ہے اور ہند-بحرالکاہل خطے میں امن، استحکام اور خوشحالی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔موجودہ جغرافیائی سیاسی ماحول میں، ہندوستان اور جاپان دونوں اہم شعبوں میں لچکدار اور قابل بھروسہ عالمی سپلائی چین بنانے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں، کنیکٹیویٹی، چوک پوائنٹس اور اہم انفراسٹرکچر میں خلاء جیسے مسائل کو دور کرنے کے لیے۔تعلقات کے لیے ہماری خواہش کا اظہار حال ہی میں وزیر اعظم سنائی تاکائچی کے دورہ ہندوستان کے دوران کیا گیا تھا، اس سال جولائی میں دفاع، اقتصادی توانائی اور سیکورٹی تعاون ٹیکنالوجی اور دفاعی تعاون۔



ہماری خصوصی تزویراتی اور عالمی شراکت داری کے تحت جدت طرازی اور زیادہ سے زیادہ لوگوں سے عوام کے رابطوں پر توجہ مرکوز رکھی جائے گی۔"دوطرفہ تعلقات کی اقتصادی جہت پر روشنی ڈالتے ہوئے، جے شنکر نے کہا کہ شراکت داری اعتماد، خیر سگالی اور مشترکہ اسٹریٹجک مفادات پر مبنی ہے۔ بھارت-جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری، جو اعتماد اور خیر سگالی پر مبنی ہے اور مشترکہ اسٹریٹجک نقطہ نظر سے جڑی ہوئی ہے، نہ صرف ہماری دو قوموں کے لیے بلکہ پوری دنیا کے لیے امن، استحکام اور اقتصادی خوشحالی میں معاون ہے۔ انڈو پیسیفک ہم انڈو پیسیفک اوشین انیشیٹو اور ویژن مہاساگر پر اس مقصد کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔انہوں نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی،"جاپان کی مینوفیکچرنگ کی مہارت اور جدید ٹیکنالوجیز ہندوستان کی کاروباری حرکیات، پیمانے اور ہنر کے ساتھ اچھی طرح سے جوڑتی ہیں۔ جاپان، ہمارے لیے، ایک اہم ایف ڈی آئی پارٹنر ہے اور وکسِت اور اتمنیر بھار بھارت کے ہمارے مقصد میں تعاون کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں، ہندوستان کی مستحکم اقتصادی ترقی کے لیے جاپان کو ایک موقع فراہم کرتا ہے اور جاپان کو دنیا میں اقتصادی ترقی کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

بھارت اور افغانستان دوطرفہ تجارت کو 2 بلین ڈالر سے آگے بڑھانے کیلئے کوشاں

کابل/نئی دہلی۔ 18 رنومبر۔ ایم این این۔ افغانستان کے نائب وزیر صنعت وتجارت کا کہنا ہے کہ افغانستان اور بھارت دوطرفہ تجارت کو 2 ارب ڈالر سے زیادہ تک بڑھانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ احمد اللہ زاہد نے سپوتنک انڈیا کو بتایا کہ کابل اور نئی دہلی موجودہ چیلنجوں سے نمٹنے اور دونوں ممالک کے تاجروں اور سرمایہ کاروں کے لیے مزید مواقع پیدا کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ زاہد کے مطابق، افغانستان ہندوستانی مصنوعات اور سرمایہ کاری کے لیے ایک امید افزا مارکیٹ پیش کرتا ہے، خاص طور پر دواسازی، صنعتی مینوفیکچرنگ، اور زرعی شعبوں میں۔ انہوں نے مزید کہا:"افغانستان اپنے خشک میوہ جات، تازہ پھلوں اور متنوع معدنی وسائل کے لیے مشہور ہے، جو ہندوستانی تاجروں اور سرمایہ کاروں کو دریافت کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے اہم مواقع فراہم کرتا ہے۔"زاہد، جو کہ 45 ویں ہندوستان بین الاقوامی تجارتی میلے میں شرکت کے لیے ایک افغان تجارتی وفد کی سربراہی میں نئی دہلی گئے تھے، نے کہا کہ روس اور ہندوستان سمیت پڑوسی اور علاقائی ممالک کے ساتھ مضبوط اقتصادی اور دوستانہ تعلقات برقرار رکھنا امارت اسلامیہ کی پالیسی کا حصہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پڑوسی اور علاقائی ممالک افغانستان کی تعمیر نو اور اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ نائب وزیر نے کہا کہ ہماری پالیسی روس اور بھارت سمیت تمام پڑوسی اور علاقائی ممالک کے ساتھ مضبوط اقتصادی اور دوستانہ تعلقات برقرار رکھنا ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں، افغانستان کے وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ مثبت تجارتی تعلقات ہیں۔ اقتصادی تجزیہ کار افغانستان اور بھارت کے درمیان تجارتی تعلقات کی توسیع کو برآمدات بڑھانے، سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور علاقائی منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے کے ایک موقع کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ایک اقتصادی تجزیہ کار محمد طاؤس فرزاد نے کہا کہ امارت اسلامیہ افغانستان اپنی برآمدات اور درآمدات کے لیے متعدد منڈیوں کا حامل ہونا چاہتی ہے۔ اس مقصد کے لیے وہ مختلف ممالک کے ساتھ رابطے میں ہے اور متبادل راستے تلاش کر رہی ہے۔ اس وقت روس، وسطی ایشیائی ممالک، ایران اور بھارت کے ساتھ افغانستان کے تجارتی تعلقات بڑھ رہے ہیں۔ ہندوستان بھی افغانستان کے لیے ایک امید افزا برآمدی مارکیٹ ہے۔ زاہد کے مطابق، افغانستان ہندوستانی کمپنیوں کے لیے معدنیات کی تلاش میں اہم مواقع فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے ان کمپنیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ سروے، انجینئرنگ اور ڈیزائن میں تکنیکی مہارت فراہم کر کے افغانستان کے معدنی وسائل کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں۔

بھارت دنیا کے لیے بحری جہاز بنانے کو تیار

پانچ بڑے شپ بلڈنگ مراکز قائم کرنے کا اعلان

نئی دہلی۔ 18 رنومبر۔ ایم این این۔ بھارت نے عالمی جہاز سازی کی صنعت میں بڑی طاقت بننے کی سمت اہم قدم اٹھاتے ہوئے پانچ نئے شپ بلڈنگ مراکز قائم کرنے اور اس شعبے کی ترقی کے لیے 8 ارب امریکی ڈالر کے مالی پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ مرکزی وزیر برائے بندرگاہیں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہیں سربانند سونووال نے انڈیا شپ بلڈنگ انویسٹمنٹ کانکلیو 2026 سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت اب نہ صرف اپنی ضروریات بلکہ پوری دنیا کے لیے بحری جہاز تیار کرنے کی صلاحیت بڑھا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آندھرا پردیش، گجرات، مہاراشٹر، اڈیشہ اور تمل ناڈو میں پانچ جدید جہاز سازی مراکز قائم کیے جا رہے ہیں۔ ان منصوبوں سے صنعتی پیداوار، جدید ٹیکنالوجی، روزگار اور برآمدات کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ سونووال کے مطابق بھارت کے پاس اس وقت 150 سے زائد بحری جہازوں کے آرڈرز موجود ہیں، جن کی مجموعی مالیت 7.1 ارب ڈالر سے زیادہ ہے۔ ان آرڈرز کی مالیت کا 80 فیصد سے زائد حصہ برآمدات سے متعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی کوریا، یورپ اور دیگر ممالک کی 30 بین الاقوامی شپ یارڈ کمپنیاں بھارتی جہاز سازی کے شعبے میں دلچسپی ظاہر کر رہی ہیں۔ ان میں سام سنگ ہیوی انڈسٹریز، ہنواوشن، فنکانتیری اور ڈیسن جیسی معروف کمپنیاں شامل ہیں۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ بھارت کا ہدف 2030 تک دنیا کے دس بڑے جہاز ساز ممالک اور 2047 تک پانچ بڑے ممالک میں شامل ہونا ہے۔ ان کے مطابق جدید بنیادی ڈھانچے، سرمایہ کار دوست پالیسیوں اور مرکزی و ریاستی حکومتوں کے تعاون سے بھارت عالمی بحری تجارت اور جہاز سازی میں اپنی موجودگی مضبوط کرے گا۔ سونووال نے کہا کہ آنے والی نسل کے بحری جہازوں پر میڈ اِن انڈیا کی شناخت ہوگی اور بھارت عالمی جہاز سازی کا ایک اہم مرکز بن کر ابھرے گا۔

بھارت میں پائیدار ہوابازی کا مستقبل بنایا جاسکتا ہے: ایئربس انڈیا کے سربراہ

نئی دہلی۔ 18 رنومبر۔ ایم این این۔سستین ایبل ایوی ایشن فیول (SAF) ہندوستان کی ہوابازی کی صنعت کے لیے گیم چینجر بن سکتا ہے، جو نئے معاشی مواقع پیدا کرتے ہوئے کاربن کے اخراج کو کم کرنے کے لیے ایک عملی راستہ پیش کرتا ہے۔ منگل کو پائیدار ایوی ایشن فیول سمٹ میں فکی نیشنل سول ایوی ایشن کمیٹی کے چیئرمین جورگن ویسٹرمیئر نے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ مضبوط پالیسی سپورٹ اور زیادہ کارپوریٹ شراکت کے ساتھ، ہندوستان کے پاس عالمی پائیدار ہوابازی کے منظر نامے میں ایک بڑی طاقت کے طور پر ابھرنے کی صلاحیت ہے۔ ماحولیاتی طور پر ذمہ دار ہوائی سفر کا مستقبل ہندوستان کو ایک ایسا موقع فراہم کرتا ہے جو ہوابازی کے شعبے کے کاربن فوٹ پرنٹ کو کم کرنے سے بھی آگے بڑھتا ہے۔ سستین ایبل ایوی ایشن فیول (SAF) سرمایہ کاری، تکنیکی جدت طرازی اور روزگار پیدا کرنے کے دروازے کھولتے ہوئے ہوابازی سے متعلق اخراج کو حل کرنے کے لیے سب سے زیادہ امید افزا قریبی مدتی حل پیش کرتا ہے۔ چونکہ ہندوستان کی ایوی ایشن مارکیٹ میں توسیع ہوتی جا رہی ہے، صنعت کی ترقی کو ماحولیاتی ذمہ داری کے ساتھ متوازن کرنے کی ضرورت تیزی سے اہم ہوتی جا رہی ہے۔ اس توازن کو حاصل کرنے میں SAF اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ تاہم، اس کی مکمل صلاحیت کو غیر متقفل کرنے کے لیے ایک مربوط نقطہ نظر کی ضرورت ہوگی جو سرکاری اداروں، ایئر لائنز، ہوائی جہاز کے مینوفیکچررز، توانائی کمپنیوں اور کارپوریٹ اسٹیک ہولڈرز کو اکٹھا کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ طویل مدتی ایوی ایشن ٹیکنالوجیز کے برعکس جن کے لیے ہوائی جہاز کے ڈیزائن اور بنیادی ڈھانچے میں خاطر خواہ تبدیلیوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے، ایس اے اے ایف موجودہ ہوابازی کے ماحولیاتی نظام کا استعمال کرتے ہوئے اخراج کو کم کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ اسے خاص طور پر متعلقہ بناتا ہے کیونکہ صنعت ایسے حل تلاش کرتی ہے جو مستقبل قریب میں بامعنی ماحولیاتی فوائد فراہم کر سکیں۔ اس کے باوجود، ایس اے ایف میں منتقلی کو تین بڑی رکاوٹوں کا سامنا ہے: دستیابی، استطاعت اور توسیع پذیری۔ انہوں نے کہا کہ پیداواری صلاحیت میں اضافہ، ایک قابل اعتماد سپلائی چین کو یقینی بنانا اور پیداواری لاگت کو کم کرنا پائیدار ایندھن کو تجارتی طور پر قابل عمل بنانے کے لیے ضروری ہوگا۔ ہندوستان کے پاس اس تبدیلی میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے وسائل اور صنعتی صلاحیتیں ہیں۔ ویسٹرمیئر کے مطابق، گھریلو ایس اے ایف ماحولیاتی نظام کی ترقی سے بین الاقوامی پائیدار توانائی کی منڈی میں ملک کی پوزیشن بھی مضبوط ہو سکتی ہے۔

اطالوی کمپنیوں نے ہندوستان میں کاروباری توسیع کے مواقع تلاش کئے

روم۔ 18 رنومبر۔ ایم این این۔ اطالوی کمپنیاں قابل تجدید توانائی، مینوفیکچرنگ، صنعتی مشینری اور ہوابازی کے شعبوں میں ہندوستان میں سرمایہ کاری اور کاروبار کے فروغ کے نئے مواقع تلاش کر رہی ہیں جب تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل نے دوطرفہ تجارت اور صنعتی تعاون کو مضبوط کرنے کے لیے روم میں اطالوی صنعت کے رہنماؤں کے ساتھ کئی میٹنگیں کیں۔ میٹنگوں کے دوران، اطالوی کمپنیوں کے ایگزیکٹوز نے ہندوستان میں اپنی موجودگی کو بڑھانے، مقامی مینوفیکچرنگ کے مواقع تلاش کرنے اور انرجی اسٹوریج اور صنعتی ڈیکاربنائزیشن سے لے کر ہوابازی کی خدمات اور جدید انجینئرنگ تک کے شعبوں میں ہندوستانی تنظیموں کے ساتھ شراکت داری کو مضبوط کرنے میں دلچسپی ظاہر کی۔ مگالدی گرین انرجی کے ایگزیکٹو نائب صدر نے بتایا کہ کمپنی ہندوستان میں قابل تجدید توانائی کے منصوبے شروع کرنے، ملک میں اپنے توانائی کے ذخیرہ کرنے کے نظام کی تیاری اور صنعتی ڈیکاربنائزیشن کے لیے پائلٹ پلانٹس لگانے کی خواہشمند ہے۔ انہوں نے کہا، ہم ہندوستان میں پراجیکٹس شروع کرنے، ملک میں اپنے انرجی سٹوریج کے نظام کو تیار کرنے، اور صنعتی ڈیکاربونائزیشن کے لیے پائلٹ پلانٹس لگانے کے خواہشمند ہیں۔ مگالدی نے کہا کہ کمپنی 35 سالوں سے ہندوستان میں موجود ہے اور اس کے پاس ہندوستانی انجینئروں کی ایک مضبوط ٹیم ہے۔ یہ مزید سرمایہ کاری کرنے اور ملک میں اپنے کاروبار کو بڑھانے کے لیے کوشاں ہے۔ ہم 35 سال سے ہندوستان میں ہیں، اور ہمارے پاس ہندوستانی انجینئروں کی ایک بہت مضبوط ٹیم ہے۔ ہم مزید سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں اور ملک میں اپنے کاروبار کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

اورنج اکانومی ہندوستان میں ایک نئی معاشی قوت کے طور پر ابھر رہی ہے: شیخاوت

نئی دہلی۔ 18 رنومبر۔ ایم این این۔مرکزی ثقافت اور سیاحت کے وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت نے کہا ہے کہ ہندوستان کی اختراع، نظریہ اور تخلیقی صلاحیت ایک الگ اقتصادی قوت کے طور پر ابھر رہی ہے جسے اورنج اکانومی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ شیخاوت نے پیر کے روز نئی دہلی میں منعقدہ ٹرانسفارم بھارت سمٹ 2026 میں تخلیقی معیشت کے امکانات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا،"وزیر اعظم نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں، ترقی اور ورثہ ایک ساتھ کا منتر ہندوستان کی ثقافتی اور اقتصادی ترقی کی بنیاد بن رہا ہے۔ وزارت ثقافت، وزارت آیوش اور ایم وائی بھارت کے تعاون سے، نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کی وزارت، حکومت ہند کے تحت، اس سمٹ نے ایک مشترکہ قومی مقصد کے گرد متنوع آوازوں کو اکٹھا کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے مزید کہا کہ حکومت ہند ثقافت اور ورثے کو روزگار، ذریعہ معاش، اختراعات اور کاروبار سے جوڑنے کے لیے پابند عہد ہے، ساتھ ہی ان کے تحفظ کو بھی یقینی بنا رہی ہے۔ میتری بودھ پریوار کے زیر اہتمام ٹرانسفارم بھارت سمٹ 2026 میں بھارت یووا پریورتن کے آغاز کا مشاہدہ کیا گیا، جو نوجوانوں کو بااختیار بنانے کی ایک پہل ہے جس کا تصور نوجوان ہندوستانیوں کو ان کے اعلیٰ مقصد کو تلاش کرنے، آزاد سوچ کو فروغ دینے اور ان کی توانائی کو قوم کی تعمیر کی طرف منتقل کرنے کے لیے ہے۔"چونکہ دنیا کو تیزی سے پیچیدہ چیلنجوں کا سامنا ہے، ہم ان کے بنیادی اسباب کو حل کیے بغیر ان پر قابو نہیں پا سکتے۔ آگے بڑھنے کا راستہ روحانی اقدار کو اپنانا ہے، خود کو بدلنا ہے اور اس تبدیلی کے ذریعے، دنیا کو بدلنے میں اپنا حصہ ڈالنا ہے۔



بھارت 2027 میں ممبئی میں پہلے کواڈ بزنس لیڈرز فورم کی میزبانی کرے گا

ممبئی۔ 18 رنومبر۔ ایم این این۔ بھارت 2027 میں ممبئی میں افتتاحی کواڈ بزنس لیڈرز فورم کی میزبانی کرے گا، اس کا اعلان منگل کو منیلا میں 7 ویں کواڈ لیڈرز سمٹ میں کیا گیا، جہاں اس گروپ نے انسداد دہشت گردی، سمندری نگرانی، کیبل کنیکٹیویٹی اور سائبر سیکیورٹی کے چار دیگر نتائج کی بھی نقاب کشائی کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ، آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانی اور جاپان کے وزیر اعظم سانے تاکائچی نے اس سمٹ میں شرکت کی۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال کی مشترکہ پریس ریلیز اور ایکس پر ایک پوسٹ کے مطابق، رہنماؤں نے آزاد، کھلے، پرامن اور خوشحال ہند-بحرالکاہل کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ ہندوستان کا مجوزہ فورم 2027 کے اوائل میں طے شدہ ہے۔ یہ چاروں ممالک کے کاروباری رہنماؤں، سرکاری عہدیداروں اور پالیسی ماہرین کو اپنے نجی شعبوں کے درمیان تعلقات استوار کرنے کے لیے اکٹھا کرے گا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ چاروں بڑی مارکیٹ کی معیشتیں ہیں جن کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ زیادہ تجارتی مواقع پیدا کریں اور مضبوط سپلائی چین بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اسٹریٹجک تعاون کو تجارتی شراکت میں بدلنے کے لیے، ہندوستان نے کواڈ بزنس لیڈرز فورم کا اعلان کیا ہے۔ اہم معدنیات اور مینوفیکچرنگ کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ اگر آسٹریلیا کا کان کنی کا تجربہ، جاپان کی ری سائیکلنگ ٹیکنالوجی، امریکہ کی مہارت اور ہندوستان کا مینوفیکچرنگ بیس اکٹھا ہو جائے تو وہ سپلائی چین کو نئی طاقت دے سکتے ہیں۔ انسداد دہشت گردی پر، چاروں ممالک نے واضح طور پر دہشت گردی اور ہر قسم کی پرتشدد انتہا پسندی کی مذمت کی۔ انڈو پیسیفک میری ٹائم سرویلنس تعاون کا مقصد فضائی نگرانی کے اثاثوں کی مربوط تعیناتی کے ذریعے میری ٹائم ڈومین بیداری کو بہتر بنانا ہے۔ شراکت دار معلومات کے تبادلے اور نگرانی کے تعاون کو مضبوط بنائیں گے۔ ان کے P-8 اور P-3C میری ٹائم گشتی طیارے 2027 میں مشترکہ بحری مشق میں حصہ لینے والے ہیں، جو کواڈ سیاق و سباق میں اپنی نوعیت کی پہلی مشق ہے۔ مشترکہ پریس ریلیز میں کہا گیا کہ یہ مشق خطے کے سمندروں کو محفوظ بنانے میں مدد دے گی۔

سابق امریکی صدر جوبائیڈن نے ہند۔یورپ کوریڈور کو شاندار قرار دیا

نئی دہلی۔ 18 رنومبر۔ ایم این این۔امریکہ۔ بھارت تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے کواڈ کا سہرا دیتے ہوئے، سابق امریکی صدر جو بائیڈن نے انڈیا-مڈل ایسٹ-یورپ اکنامک کوریڈور (آئی ایم ای سی) کو ایک ممکنہ طور پر تبدیل کرنے والا تجارتی لنک قرار دیا ہے جو واشنگٹن کو چین کے ساتھ مقابلہ کرنے اور ہندوستان اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں مدد دے سکتا ہے۔ خبروں کے مطابق، اپنی یادداشت پرومائیزمی، امریکہمیں، جو بائیڈن نے ستمبر 2023 میں نئی دہلی میں G20 سربراہی اجلاس کے دوران اعلان کردہ آئی ایم ای سی کے پیچھے اسٹریٹجک سوچ اور ہندوستان کے ساتھ تعلقات کو گہرا کرنے کی اپنی کوششوں کا تذکرہ کیا ہے۔"یہ اپنی سادگی میں شاندار تھا،" بائیڈن راہداری کے بارے میں لکھتے ہیں، جسے آئی ایم ای سی کہا جاتا ہے۔ مزید، انہوں نے ممبئی سے جزیرہ نما عرب اور مشرق وسطیٰ میں اسرائیلی بندرگاہ حیفہ تک سامان لے جانے کی ایک پہل ہے جس کا تصور نوجوان انھیں جنوبی یورپ لے جا سکتے تھے۔ انہوں نے لکھا کہا گر آئی ایم ای سی بنایا جا سکتا ہے، تو یہ نہ صرف ہمیں چین کے ساتھ مقابلہ کرنے میں مدد دے گا۔ سابق امریکی صدر نے ہندوستان، سعودی عرب، دیگر خلیجی ریاستوں، اردن، مغربی کنارے اور اسرائیل کو تجارتی نیٹ ورک میں شامل کرنے کے اقدام کا تصور کیا، اقتصادی تعاون سے سیاسی تقسیم کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ آئی ایم ای سی کے اردگرد ہونے والی بات چیت کا ایک قابل ذکر اثر تھا۔ انہوں نے ایک نئی اقتصادی اور سیاسی صف بندی کے امکان کو جنم دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ"اس میں بہت سی قومیں شامل تھیں، لیکن اس کے دل میں سعودی عرب اور اسرائیل کے درمیان ایک گہرا اہم نیا رشتہ تھا۔" جو بائیڈن نے نوٹ کیا کہ وہ جولائی 2022 میں اسرائیل، مغربی کنارے اور سعودی عرب کے دورے کے بعد سے اس تعلقات کے لیے کام کر رہے تھے۔

ہندوستانی بحریہ نے طویل فاصلے تک سمندری نگرانی کے 50 سال مکمل ہونے کا جشن منایا

نئی دہلی۔ 18 رنومبر۔ ایم این این۔ہندوستانی بحریہ 18 نومبر 2026 کو اپنی طویل فاصلے تک سمندری نگرانی (ایل آر ایم آر) کی کارروائیوں کی گولڈن جوبلی منا رہی ہے۔ یہ سنگ میل ہندوستانی بحری فضائی دستے (آئی این اے ایس) 312، جسے 'البا ٹراس' کے نام سے جانا جاتا ہے، کے قیام کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر منایا جا رہا ہے۔ یہ موقع ہندوستان کی سمندری سلامتی کے تحفظ میں فضائی نگرانی کے پانچ دہائیوں پر محیط کردار کی یاد دلاتا ہے۔ پاکستان کے ساتھ 1971 کی جنگ کے بعد، بحری جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کے ساتھ مل کر کام کرنے والے ساحلی اڈوں سے چلنے والے سمندری گشتی طیاروں کی ضرورت محسوس کی گئی، جس کے نتیجے میں بحریہ نے طویل فاصلے تک سمندری نگرانی کی ذمہ داری سنبھالی۔ 18 نومبر 1976 کو گوا کے آئی این ایس ہنسا میں آئی این اے ایس 312 کو بحریہ کے بیڑے میں شامل کیا گیا، جہاں ہندوستانی فضائیہ سے حاصل کیے گئے پانچ لاک ہیڈ سپر کانسٹیلیشن طیارے اس اسکواڈرن میں شامل کیے گئے۔ سال 1977 میں ایونشن آئی ایل-38 کی شمولیت سے بحریہ کی سمندری نگرانی اور آبدوز شکن جنگی صلاحیت مزید مضبوط ہوئی۔ 1988 میں ٹوپولیف ٹی یو-142 ایم کو آئی این اے ایس 312 میں شامل کیے جانے سے بحریہ کی گشت کا دائرہ بحر ہند کے پورے خطے تک وسیع ہو گیا۔ 2013 میں اراکونم کے آئی این ایس راجالی میں بوئنگ پی-8 آئی کی شمولیت ایک اور اہم پیش رفت ثابت ہوئی، جس سے وسیع علاقے میں خفیہ معلومات جمع کرنے، نگرانی اور جاسوسی، آبدوز شکن کارروائیوں اور سمندری حملے کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا۔ گزشتہ پانچ دہائیوں کے دوران بحریہ کے طویل فاصلے تک سمندری نگرانی (ایل آر ایم آر) کرنے والے طیاروں نے آپریشن کیکٹس، وجے، پراکرم اور سندور کے علاوہ بحری قزاقی کے خلاف کارروائیوں اور تلاش و بچاؤ کے مشنوں میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ آج بھی اراکونم کے آئی این ایس راجالی میں آئی این اے ایس 312 اور گوا کے آئی این ایس ہنسا میں آئی این اے ایس 316 کے پی-8 آئی طیارے بحر ہند اور اس سے آگے کے علاقوں میں مسلسل نگرانی کر رہے ہیں اور ہندوستان کے سمندری مفادات کا تحفظ یقینی بنا رہے ہیں۔

ماحولیاتی تحفظ اور ترقی کو مل کر آگے بڑھنا چاہیے: بھوپیندر یادو

نئی دہلی۔ 18 رنومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان کا ماننا ہے کہ ماحولیاتی تحفظ اور ترقی کو مل کر آگے بڑھنا چاہیے، آب وہوا کی لچک کو لوگوں، معاش اور ماحولیاتی نظام پر مرکوز رکھتے ہوئے، مرکزی وزیر ماحولیات بھوپیندر یادو نے منگل کو ترکی کے انطالیہ میں منعقد ہونے والے کوپ 31 کے ایک پروگرام کے دوران یہ بات کہی۔ وزیر نے ساحلی لچک میں ہندوستان کے تجربے پر بھی روشنی ڈالی اور مینگرو انیشی ایٹو فار ساحلی رہائش اور ٹھوس آمدنی کا حوالہ دیا، جو ساحلی معاش کی حمایت کرتے ہوئے مینگرو وو کے تحفظ اور بحالی کو آگے بڑھاتا ہے۔ یادو نے یہ تبصرہ پارٹنرشپ فار ریسیلینٹ کوسٹس اینڈ اوشینز: شیئرنگ نالج، ٹکنالوجی اور سلوشنز پر منعقدہ ایک تقریب میں کیا۔ اپنے خطاب کے دوران، وزیر نے بھارت۔SIDS تعاون بڑھانے کے لیے چار ترجیحی شعبوں کی نشاندہی کی، پہلا ساحلی خطرے کی تشخیص، ساحل کی نگرانی اور قبل از وقت وارننگ سسٹم۔ دوسرا، ماحولیاتی نظام پر مبنی نقطہ نظر جس میں مینگرو وو کے تحفظ، مرجان کی چٹان اور سمندری گھاس کے تحفظ، ویٹ لینڈ کی بحالی اور ساحلی اور سمندری وسائل کا پائیدار انتظام شامل ہے۔ اور تیسرا، جزیرے کے سیاق وسباق کے لیے ٹیکنالوجی پارٹنرشپ، شمسی توانائی سے چلنے والے حل، قابل تجدید توانائی، پانی کی حفاظت اور آب وہوا کے لیے لچکدار بنیادی ڈھانچے پر مرکوز ہے۔ چوتھے نے مشترکہ پروجیکٹ کی تیاری اور ملک کی قیادت میں پائلٹ اقدامات کی حمایت کے لیے ادارہ جاتی شراکت داری اور صلاحیت سازی کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ یادو نے کہا،"تعاون کو انفرادی ممالک کی ترجیحات اور قومی حالات کے مطابق ان کے جغرافیہ، ماحولیاتی نظام اور ادارہ جاتی صلاحیتوں کے مطابق حل کرنے کے ساتھ رہنمائی کرنی چاہیے۔ مزید برآں، انہوں نے باہمی سیکھنے کی اہمیت پر زور دیا، اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ ایس آئی ڈی ایس، غیر معمولی سمندری حیاتیاتی تنوع اور روایتی علم کے نگہبان کے طور پر، بدلتے ہوئے سمندری حالات کو اپنانے میں قابل قدر تجربہ رکھتے ہیں۔

Published by Mir Amjad Ali Khan. 16 9 407 A, Old Malakpet Hyderabad- 36. Contact +919885106759. R.N.I. 62210/1995,
Email: Editorial@hindustandailynewspaper.com www.hindustandailynewspaper.com Hindustan Daily Newspaper Urdu